Regd No P 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۵۰-۳ روپے
ممالک غیر
۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۹ | ۲۴ نبوت ۱۳۳۹ ہش | ۴ جمادی الثانی ۱۳۸۰ھ | ۲۴ نومبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۴

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۲ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اخبار الفضل میں جو اطلاعات شائع ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوا کہ مورخہ ۵ انومبر کو حضور ربوہ سے ۵ بجے تشریف لے گئے راستہ میں طبیعت اچھی رہی۔ البتہ سفر کی وجہ سے کچھ کوفت ہوئی۔ مورخہ ۱۷ نومبر شام کو ڈاکٹر ڈونالڈ ہنٹر جو انگلستان کے مشہور فزیشن ہیں اور کرنل ایم چند جو ہندوستان کے ماہر فزیشن ہیں نے حضور کو دیکھا اور کچھ ہدایات دیں۔ لاہور سے مورخہ ۱۹ نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ آج حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

احباب جماعت حضور کی شفائے کامل و عاجل اور لمبی فعال زندگی کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں خدا تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد شفا دے۔ آمین۔

محترم مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل مورخہ ۱۲ نومبر کو ایک شادی کے سلسلہ میں شاہجہانپور اور بریلی مع اہل و عیال تشریف لے گئے۔ موصوف ۲۴ نومبر کو واپس تشریف لا رہے ہیں الحمد للہ خیریت سے لائے۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال تا حال پاکستان سے واپس تشریف نہیں لائے اللہ تعالیٰ خیریت سے لائے۔

امریکہ کا صدارتی انتخاب — اور جان کینیڈی کی کامیابی

ہندوستان کے لئے ایک سبق آموز مثال

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

جان کینیڈی کی کامیابی

آخر ۸ نومبر کو ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدارتی انتخاب کا نتیجہ نکل آیا۔ جس پر تمام ملکوں کی نظر تھی۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے نمائندہ ۴۳ سالہ جان کینیڈی اپنے حریف ریپبلکن پارٹی کے نمائندہ اور نائب صدر رچرڈ نکسن کے مقابلہ میں چار فیصدی یعنی ۲،۸۷،۷۶ ووٹ زیادہ لے کر امریکہ کے صدر منتخب ہو گئے۔ اس انتخاب میں کینیڈی نے اب تک ۱،۰۷،۹۶،۲۳ اور رچرڈ نکسن نے ۱،۲۵،۲۴،۳۴ ووٹ حاصل کئے ہیں گویا قریباً سات کروڑ افراد نے اپنا حق رائے دہندگی استعمال کیا۔

عوام کے انتخاب کے علاوہ صدر منتخب کے لئے ضروری ہے کہ وہ انتخابی کالج یا ادارہ جس کے کل ووٹ ۵۳۷ ہیں کے ووٹوں میں سے ۲۶۹ ووٹ حاصل کرلے۔ چنانچہ مسٹر کینیڈی نے ۲۲ ریاستوں میں سے ۳۰۰ الیکٹورل ووٹ حاصل کئے ہیں جبکہ مسٹر نکسن نے ۲۵ ریاستوں کی طرف سے ۱۸۵ لیکن صدر منتخب کے جتنے الیکٹورل ووٹ چاہئیں ان سے بھی مسٹر کینیڈی نے زیادہ ووٹ حاصل کرکے شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔

اب مسٹر جان کینیڈی نے انتخاب جیتا ہے۔ اور دوسری ری پبلکن پارٹی جس کے لیڈر صدر آئزن ہاور ہیں اور جس کی نمائندگی میں مسٹر نکسن انتخابی دنگل میں اترے تھے۔ اگرچہ اب تک ملکی اقتدار ری پبلکن پارٹی کے ہاتھ میں ہی تھا۔ اور نائب صدر انتخاب کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ مگر پھر بھی انتخاب میں ڈیموکریٹک پارٹی ہی جیتی اور اپنے آٹھ سالہ کھوئے ہوئے اقتدار کو اس نے پھر حاصل کر لیا ہے۔

صدر منتخب شدہ کی بعض اولیات

مسٹر جان کینیڈی جو امریکہ کے صدر منتخب ہوئے ہیں ان کی شخصیت میں چار اولیات جمع ہیں۔

۱۔ مسٹر کینیڈی ۴۳ سال عمر کے ہیں اور بیسویں صدی میں ہی پیدا ہونے والے اور اس صدی کے ساٹھ سال کے عہد میں سب سے کم عمر کے صدر ہیں

۲۔ وہ پہلے رومن کیتھولک صدر ہیں

۳۔ یہ پہلے صدر ہیں جنہوں نے باقاعدہ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کی نیوی میں کام کیا ہے۔ اور ہیرو آف دی سینگ وار ہیں۔ اگرچہ مسٹر ڈی روز ویلٹ بھی نیوی میں بطور سیکرٹری کام کرتے رہے ہیں۔ مگر عملی طور پر نیوی میں انہوں نے کام نہیں کیا۔

۴۔ مسٹر کینیڈی آئرش نسل کے پہلے آدمی ہیں جن کو صدارت کا مقام ملا۔

امریکہ کا صدارتی انتخاب

امریکہ کے آئین کی رو سے ہر صدر کا عہد چار سالہ ہوتا ہے۔ اور جب نیا صدارتی انتخاب مطلوب ہو، تو وہ ۸ نومبر کو اور ایک ہی دن میں عمل میں آتا ہے اور ۲۰ جنوری کو صدر منتخب شدہ حلف وفاداری اٹھا کر وائٹ ہاؤس میں باقاعدہ کرسی صدارت پر متمکن ہوتا ہے۔ اور انتخاب کے بعد درمیانی عبوری عرصہ میں وہ اپنے سیکرٹریوں یعنی کابینہ کے ممبروں کے انتخاب پر اور اپنی پالیسی طے کرنے پر توجہ مرکوز رکھتا ہے

۱۹۴۷ء سے قبل آئین میں یہ پابندی نہ تھی۔ کہ کوئی شخص کتنی ٹرموں کے لئے صدر منتخب ہو سکتا ہے۔ یہ عوام کی مرضی پر تھا۔ مگر جب ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر صدر روز ویلٹ کے اقتدار کا عرصہ لمبا ہو گیا اور وہ بار بار صدارت کے لئے منتخب ہوتے رہے، تو ری پبلکن پارٹی نے ۱۹۴۷ء میں آئین میں ۲۲ ویں ترمیم کروائی اور یہ طے ہوا کہ کوئی شخص زیادہ سے زیادہ دو مستقل ٹرموں کے لئے یعنی آٹھ سال متواتر صدر رہ سکتا ہے اب اسی آئینی ترمیم کے مطابق ری پبلکن پارٹی کے صدر آئزن ہاور اپنی دو ٹرموں یعنی آٹھ سالہ عہد صدارت کو پورا کر چکے ہیں۔ اب وہ تیسری ٹرم کے لئے منتخب نہ ہو سکتے تھے۔ اسی طرح ری پبلکن پارٹی کی طرف سے نائب صدر مسٹر نکسن کو کھڑا کیا گیا۔ مگر وہ مسٹر کینیڈی کے مقابل پر شکست کھا گئے۔ اور اس طرح ڈیموکریٹک پارٹی کو آٹھ سال کے بعد پھر اقتدار حاصل ہو گیا۔

صدارتی انتخاب کی خصوصیات

امریکہ کے انتخاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ پورے ملک یعنی سب ریاستوں میں ایک ہی دن یعنی ۸ نومبر کو عمل میں آتا ہے۔ اور یہ انتخاب نہایت ہی شریفانہ اور پُر امن طریق پر بغیر کسی سیاسی دباؤ کے ہوتا ہے۔ اور ہر شخص اپنی رائے کو آزادی کے ساتھ استعمال کرتا ہے صدارت کے امیدواروں کو اپنے اپنے منشور کی اشاعت تقاریر اور وضاحتی اعلانات کرنے کی سہولت اور آزادی بہم پہنچائی جاتی ہے۔ اور ان کو ریڈیو اور ٹیلیویژن کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے۔ تاکہ امیدوار عوام تک رسائی حاصل کر سکے۔ اپنی پارٹی کے نقطۂ نظر اور پالیسی سے عوام کو اپنے حق میں قائل اور مطمئن کر سکے۔

(بقیہ صفحہ ۵ پر)

ریپبلکن اور ڈیموکریٹک پارٹیز

امریکہ میں دو زبردست سیاسی پارٹیاں ہیں۔ ایک ڈیموکریٹک جس کے لیڈر سابق صدر روز ویلٹ آنجہانی تھے۔ اور مسٹر ٹرومین بھی اور جس کی نمائندگی میں

قادیان میں جماعت احمدیہ کا انہترواں جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۶۰ء

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۶۹ واں جلسہ سالانہ ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کو منعقد ہوگا۔ جملہ معزز صدر صاحبان و مبلغین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کی اطلاع افراد جماعت و زیر تبلیغ دوستوں کو دے کر شمولیت کے لئے ابھی سے تحریک کرنا شروع کر دیں تاکہ زیادہ سے زیادہ دوست اس روحانی اجتماع سے مستفید ہونے کے لئے قادیان تشریف لائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رفاہ عام آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

کلکتہ اور ہبلی میں یوم گورونانک کی تقریب پر

احمدی مبلغین کی کامیاب تقاریر!

کلکتہ

۲ر نومبر ۱۹۶۰ء کو سکھوں نے یوم نانک منایا۔ فورٹ ولیم میں سکھ فوجی افسران کی طرف سے حضرت بابا نانک کی یاد میں ایک پُر رونق مجلس منعقد کی گئی۔ پروگرام میں آل انڈیا ریڈیو کے مشہور موسیقار و سنگیت کار کے فنون کی نمائش بھی تھی۔ اس سلسلہ میں کیپٹن چوہڑہ سنگھ دربار انجمن احمدیہ میں تشریف لائے، اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ کو شرکت کی دعوت دی۔ مولانا موصوف وہ واحد مقرر تھے جن کی تقریر کو پروگرام میں خصوصی طور پر جگہ دی گئی تھی۔ پروگرام کے بقیہ حصے گانے بجانے اور بھجن پر مشتمل تھے۔

جناب مولوی بشیر احمد صاحب مع انصار و خدام ٹھیک دس بجکر بیس منٹ پر فورٹ ولیم کے اندر داخل ہوئے۔ بنگلہ اخبار "پیغام" کے مدیر اعلیٰ جناب غوث الانعام صاحب بھی شریک وفد تھے۔ مولوی صاحب کی تقریر دن کے ساڑھے دس بجے شروع ہو کر سوا گیارہ بجے ختم ہوئی۔

گورو نانک جی کے صحیفۂ حیات کا وہ قیمتی ورق جو محبت، صلح اور خدا ترسی کا درس دیتا ہے۔ مولانا موصوف کی تقریر کا موضوع خاص تھا۔ آپ نے بابر و نانک کی تقریب ملاقات کا ذکر فرمایا اور کہا کہ بابر نے جب دشمنوں کے سپاہی گرفتار کئے تو ساتھ ہی گورو جی بھی گرفتار ہو گئے۔ بادشاہ نے جب نانک جی مہاراج کے روشن چہرے کو دیکھا تو ان کی روحانی تقدیس سے کافی متاثر ہوا۔ بابر نے کہا۔ آپ جو چاہے طلب کر سکتے ہیں۔ کوچۂ عشق کے دیوانوں کا بھی عجیب حال ہوتا ہے۔ شہنشاہ وقت منتظر ہے کہ دستِ سوال دراز ہو تو طلبگار کی مرادیں پوری کی جائیں۔ اِدھر کمال بے نیازی کہ سوال کرنا تو درکنار جلال پادشاہی سے بے خوف ہو کر نانک نے برجستہ کہا ؏

نانک سُن بابر میر
تجھ سے مانگے سو احمق فقیر

فاضل مقرر نے کہا کہ گورو نانک جی کو مسلمان پیروں اور فقیروں سے خاص اُنس تھا۔ چنانچہ گورو جی کے حاشیہ نشینوں میں پیر جلال۔ میاں مٹھا۔ پیر عبد الرحمان، اُبار سے خان۔ بھائی مردانہ وغیرہ خاص

اہمیت رکھتے ہیں۔ مزید فرمایا کہ سلوک و طریقت کے منازل طے کرتے ہوئے گورو نانک جی کو راہ میں کئی تجربہ کار رہبر ملے جو اُن کو منزلِ مراد تک پہنچانے میں خضرِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ گورو جی پیر سید حسن اور ولی قندھاری سے بھی مستفیض ہوئے لیکن فقیر مراد کی قوت قدسیہ نے نانک کے کردار و محسوسات پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ اور یہی وہ قوت تھی جو نانک کو کشاں کشاں بغداد لائی۔

آج بھی بغداد میں چار دیواری سے گھری ہوئی نانک کی ایک یادگار باقی ہے اور مسلمان اب تک اُس کی مجاورت کرتے آئے ہیں۔ غرض گورو نانک جی کے بیشمار شاگرد مسلمان تھے اور خود وہ بھی مسلمان فقیروں سے استفادہ کرتے رہے ہیں۔

مکرم مولوی صاحب نے فرمایا کہ سکھ اور مسلمان کے درمیان جو انفصالی دیوار حائل ہے وہ انگریزوں کے سیاسی داؤ پیچ کی ایک ناپاک تعمیر ہے۔ ضرورت ہے کہ تاریخ سے ایسے تمام واقعات نکال دیئے جائیں جو ان دونوں قوموں کے یکجا ہونے میں روک بنتے رہتے ہیں۔

مکرم مولانا صاحب نے فرمایا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے زمانے کی نبض کو پہچانا اور مسلمانوں کو حضرت گورو نانک کے روحانی مقام سے آگاہ کیا ؏

بود نانک عارف مردِ خدا
رازہائے معرفت را راہ کشا (دست بجی)

مکرم موصوف نے جنم ساکھی اور تہمان کوشش ریزہ سے حوالے پیش کئے۔ آپ کا پنجابی لب و لہجہ سامعین کو پسند آیا۔ تاثر کے لحاظ سے تقریر کامیاب رہی۔

فوجی چھاؤنی ہونے کی وجہ سے قلعہ کے اندر عام داخلہ ممنوع تھا۔ لہٰذا حضارِ مجلس زیادہ تر سنجیدہ و تعلیم یافتہ طبقہ سے تعلق رکھنے والے تھے۔ سیج ثانی کے روحانی خزانے سے جو گوہر پارے پیش کئے گئے "اُن کی بے قدری کا احتمال نہ تھا اور "دامنِ قبول" نے بقدرِ ظرف حصہ لیا۔ اس مدلل و محققانہ تقریر کے بعد افسرانِ فوج نے ایک پُر تکلف دسترخوان پر رسم ضیافت ادا کیا۔ اور اظہار تشکر و امتنان کے بعد احمدیوں کو پُر خلوص انداز میں الوداع کہا۔

سات لاکھ کی آبادی والے شہر میں ایک بھارتی رشی کے جیون چرتر پر تقریر کرنے کے لئے اگر نگاہِ انتخاب پڑی تو ایک احمدی مبلغ پر پڑی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہی فضل تھا ورنہ "این سعادت بزورِ بازو نیست" اسٹیج اُن کا محفل اُن کی، سامعین اُن کے، باتیں اپنی۔

دورِ حاضر کا انسان مشاغلِ زندگی میں اتنا منہمک ہے کہ دین کی باتیں سننے کے لئے اُس کے پاس وقت نہیں۔ محافل رقص و سرود میں وہ اس لئے شریک ہوتا ہے کہ یہ ضروریاتِ زندگی میں داخل ہے اور دینی مجالس میں شامل ہونے سے اس لئے گریز کرتا ہے کہ یہ فعل عبث ہے۔ اب جبکہ لوگوں کے شعور میں اس درجہ ابتذال پیدا ہو چکا ہے کہ زہر و تریاق کا امتیاز بھی جاتا رہا۔ لازم ہے کہ احمدی اپنے اعلیٰ اخلاق و بلند کردار سے اپنی باتوں میں اتنی شیرینی و دل آویزی پیدا کرے کہ وہ جس مقام پر کھڑا ہو وہ اربابِ شوق کی محفل بن جائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہبلی

ہبلی علاقہ میسور میں پہلی دفعہ ہمارے سکھ بھائیوں کی طرف سے حضرت گورو بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا باقاعدہ جنم دن منایا گیا۔ اس کے لئے باقاعدہ تین دن یعنی ۱-۲-۳ر نومبر کو کیرتن اور جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ چونکہ ہبلی میں کافی تعداد میں سکھ دوست مقیم ہیں۔ اس لئے سندھی اور پنجابیوں نے مل کر اس مبارک تہوار کو منایا۔

ہمارے سکھ دوستوں کی طرف سے جماعت احمدیہ ہبلی اور بالخصوص مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل مبلغ انچارج علاقہ میسور (بنگلور) جو ان دنوں ہبلی میں ہی تھے کو مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ مورخہ ۲ر کو ۱۱ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل نے حضرت گورو بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت اور آپ کے مسلمان فقیروں اور بادشاہوں کے ساتھ تعلقات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد رات کے وقت جلسہ کا اصل پروگرام تھا۔ جس میں صرف ایک سکھ مقرر کے علاوہ پروگرام میں صرف مولوی مبارک علی صاحب فاضل کی ہی تقریر تھی۔ آپ نے پہلے جماعت احمدیہ کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے حضرت گورو بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد بابا جی مہاراج کی پیدائش اور ابتدائی زندگی کو تفصیل سے بیان کیا۔ آپ کی اللہ تعالیٰ سے محبت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہام سے نوازا تھا۔ جیسا کہ گورو گرنتھ صاحب میں آتا ہے

"جیسی مَیں آوے خصم کی بانی
کرے گیان دے لالو"

یعنی میں نے جو کچھ خدا کی محبت کے بارہ میں تعلیم پیش کی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے ہی کی ہے۔

اس کے بعد آپ نے گورو صاحب کے توکل علی اللہ کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ ایک وقت ایک مسلمان بادشاہ کے سامنے آپ نے ان الفاظ میں اپنے ایمان اور توکل علی اللہ کا ثبوت دیا تھا۔

ایمان دیا اک خدا سے
جس کا دیا ہر کوئی کھائے
سنہرے کی جو لوسے اوٹ
دین دُنی میں ناکو توٹ
اک داتا سب جگت بھکاری
تُس کی جھار اور کو لاگے
تس بگی بہت ہاری
شاہ بادشاہ سب تیں کے لئے
تس کے بجگ نہ کوئی
نحو نانک سن نانک میر
تجھ ... مانگے سو احمق فقیر

عملی زندگی پر زور دیتے ہوئے اسلامی تعلیم کی روشنی میں گورو گرنتھ صاحب نے اس رنگ میں زور دیا ہے

فریدا بے نواجا کتیا ایہہ نہ بھلی ریت
کبھی چل نہ آیا پنجے وقت مسیت
اٹھ فریدا او جو سیانے صبح نواج گجار
جو سر سائیں نہ نویں سو سر کپ اتار

چوہدری صاحب کی تقریر اگرچہ اردو میں تھی مگر تقریر کے دوران میں آپ نے اکثر لطائف اور مثالیں پنجابی زبان میں پیش کیں۔ جس کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اور آپ کی تقریر کو دلچسپی سے سنا گیا۔

آپ کی تقریر اور طرز بیان سے متاثر ہو کر سکھ معززین نے آپ کو پنجابی ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی کا ممبر ہونے کی پیشکش کی۔

جلسہ میں تقریباً ۷ صد کے قریب حاضری تھی۔ ہماری جماعت کے اکثر دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس طرح رات کے تین بجے یہ سب پروگرام ختم ہوا۔

خاکسار محمد اسلم ایچ ایم
پریذیڈنٹ احمدیہ مسلم مشن ہبلی

خطبہ نکاح

شادی اسی صورت میں راحت اور آرام کا موجب بن سکتی ہے

جبکہ

خاوند اور بیوی دونوں مل کر پوری طرح اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں

شادی کے بعد اپنی پہلی ذمہ داریوں کو ہرگز نہ بھولو اور والدین کی خدمت کو کبھی فراموش نہ کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۰ر ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء

بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ملک عمر علی احمد صاحب (امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان) اور بعض دوسرے دوستوں کے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے ۲۰ر ستمبر کو قادیان میں خطبہ نکاح ارشاد فرمایا تھا۔ یہ خطبہ حال ہی میں الفضل میں شائع ہوا ہے جسے افادۂ احباب کی خاطر ذیل میں نقل کیا جاتا ہے ——— (ادارہ)

تشہد و تعوذ اور آیاتِ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دنیا میں نکاح بھی ہوتے ہیں

اور بچے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ لوگ بیمار بھی ہوتے ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ ایک گھر کے کونہ میں ایک لاش دفنانے کی منتظر پڑی ہوئی ہوتی ہے تو دیوار کی دوسری جانب ایک دلہن سرخ جوڑا پہنے اپنے رخصتانہ کے انتظار میں بھی بیٹھی ہوئی ہوتی ہے پھر یہی چیز کچھ دنوں کے بعد بدل جاتی ہے وہ گھر جس میں گانے کی آوازیں آرہی تھیں وہ کسی نئی مصیبت کی وجہ سے

چیخ و پکار کا مرجع

بن جاتا ہے۔ اور وہ گھر جس میں سے رونے چلانے کی آوازیں آرہی تھیں وہاں کسی شادی کی وجہ سے گانا بجانا ہو رہا ہوتا ہے۔ ایک وقت میں ایک انسان اس دنیا سے جدا ہو رہا ہوتا ہے۔ اور اس کی اولاد اور اس کے رشتہ دار اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ کون ساری عمر کسی آدمی کے لئے اپنے آپ کو وقف کر سکتا ہے۔ مگر کچھ دنوں کے بعد وہی آدمی بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ اور اگلی نسلیں ان سے ویسا ہی سلوک کرنے لگ جاتی ہیں۔ ان دنوں شاید ان کو خیال آتا ہو گا کہ اگر ہم اپنے ماں باپ سے یہ سلوک نہ کرتے۔ تو ہماری اولادیں بھی ہم سے یہ سلوک نہ کرتیں۔ مگر یہ سلسلہ چلتا ہے چلتا ہے اور چلتا چلا جاتا ہے۔ بائیبل میں بہت سی باتیں غلط ہیں لیکن اس میں بعض نکتے بھی ہیں۔ انہی میں سے

ایک نکتہ یہ بھی ہے

کہ تیرے بیٹے کو غیر گھر کی ایک عورت آکر اپنا بنا لے گی۔ اور تیری طرف سے اس کے دل کو بالکل پھرا لے گی۔ کس طرح یہ نظارے روزانہ گھروں میں نظر آتے ہیں۔ کس طرح وہ بچہ جو ماں کی چھاتیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا تھا۔ جس کی غذا ماں کی چھاتیوں کے دودھ سے تیار ہوتی تھی۔ اس کا دودھ ماں نے کس مصیبت سے چھڑایا۔ کس طرح وہ راتوں کو چیختا بلبلاتا اور شور مچاتا تھا۔ اور کس طرح اس کا تمام سکھ اور آرام ماں میں ہی مرکوز ہوتا تھا۔ کس طرح کوئی منگا کر کوئی شاذر منگا منگا کر اور کیا کیا چیزیں منگا منگا کر اس نے اپنے لڑکے کو اس کے لئے مکروہ بنایا۔ اور کن کن مصیبتوں سے اس کا دودھ چھڑایا۔ پھر جب وہ روٹی کھانے لگ گیا۔ تو اس وقت بھی وہ ہر وقت اپنی ماں کا دامن پکڑے رہتا تھا۔ اور ایک منٹ کے لئے بھی اپنی ماں سے جدا نہیں ہوتا تھا

پھر

ایک دن ایسا آیا

کہ وہ شادی کر کے لایا اور اس شادی کے بعد ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہی بچہ جو کبھی اپنی ماں کی گود سے نہیں اترتا تھا جو اس کے پستانوں سے دودھ پیتا تھا۔ اور جس کا دودھ جب چھڑایا گیا۔ تو سارا دن وہ ریں ریں کرتا رہتا تھا۔ ذرا ماں اس کی آنکھوں سے اوجھل ہوتی تو وہ اماں اماں کہہ کر چیخیں مارنے لگ جاتا۔ شادی کے بعد اس کی اپنے ماں باپ کی طرف توجہ ہی نہیں رہتی۔ بلکہ اس کے

بیوی اور بچے ہی اس کی خوشیوں کا

مرکز بن جاتے ہیں

اور اگر کوئی آدمی اس کو نصیحت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ دیکھو اپنے ماں باپ کی خدمت کرنی چاہیئے۔ تو اگر تو وہ شریف ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے بھی خیال ہے۔ مگر گھر کے اخراجات سے کچھ بچتا ہی نہیں۔ آخر میری بیوی ہے بچے ہیں اور میرے ذمہ ان سب کے اخراجات ہیں۔ میں ان اخراجات کو پہلے پورا کروں۔ تو پھر کسی اور کی خدمت کروں۔ گویا جن کی گودوں میں وہ پلا تھا۔ ان کو اپنے گھر سے باہر سمجھنے لگ جاتا ہے۔ اور اگر وہ غیر شریف ہوتا ہے تو ساتھ ہی صلواتیں سنا دیتا ہے اور کہتا ہے کیا میں اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر دوں؟

خدا تعالیٰ نے مجھے

اپنے فضل سے

جوانی کے ایام سے ہی ایسے مقام پر رکھا ہے کہ میرے سامنے کسی کو ایسے الفاظ کہنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ مگر پھر بھی بعض لوگوں کے فقرے مجھے پہنچ جاتے ہیں اور مجھے ان کے سننے کا اتفاق ہو جاتا ہے چنانچہ میرے پاس بیان کیا گیا کہ ایک دفعہ ایک نوجوان کو توجہ دلائی گئی کہ وہ

اپنے ماں باپ کی خدمت

کیا کرے۔ تو اس نے بڑے جوش سے کہا کیا میں اپنے ماں باپ کے لئے بچوں کو فاقے مار دوں۔ اسے یہ فقرہ کہتے ہوئے ذرا بھی خیال نہ آیا کہ انہوں نے فاقے کر کر کے ہی اسے پالا تھا۔ تو شادی جہاں اپنے ساتھ بڑی بڑی برکتیں لاتی ہے۔ وہاں بڑے بڑے ابتلاء بھی لاتی ہے۔ اور

انسان کی آزمائش

درحقیقت اس کی شادی کے ساتھ ہو جاتی ہے۔

پس جہاں شادی انسان کے لئے ایک نئی جنت پیدا کرتی ہے وہاں یہ پہلی بنی ہوئی جنت سے انسان کو محروم بھی کر دیتی ہے مجھے ہمیشہ ہی حیرت آتی ہے کہ بات تو وہی ہوتی ہے مگر لوگ اور طرف منہ کر کے قربانی کر دیتے اور

اخلاقی طور پر مجرم

سمجھے جاتے ہیں۔ حالانکہ اب بھی یہی ہوتا ہے کہ کچھ لوگ دوسروں کے لئے قربانی کرتے ہیں۔ اگر یہ قربانی آگے کی طرف کرنے کی بجائے لوگ پیچھے کی طرف منہ کر کے کرتے تو پھر بھی دنیا اسی طرح رہتی۔ مگر وہ اخلاقی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ سمجھی جاتی۔ اگر باپ بجائے اس کے کہ بچوں کی طرف زیادہ توجہ کرتا اپنے ماں باپ کی طرف توجہ کرتا تو اس کے نتیجے اسکی طرف توجہ کرتے اور دنیا پھر بھی چلتی چلی جاتی۔ مگر اخلاقی ذمہ داریاں پوری ہو جاتیں۔ اب تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے گاڑی کے پیچھے بیل جوت لیا جائے آج دنیا نے بے شک یہ ترقی کا ایک ذریعہ قرار دیا ہے کہ ہر باپ اپنے بچوں کی طرف توجہ کرے۔ لیکن اگر ہر شخص اپنے ماں باپ کی طرف منہ کرتا تو دنیا اسی طرح چلتی رہتی۔ صرف یہ ہوتا کہ لوگ اخلاقی ذمہ داری۔ سے عہدہ برآ ہو جاتے اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہاری

ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت

ہے۔ اس حدیث کے اور بھی معنے ہیں لیکن ایک معنے یہ بھی ہیں کہ اگر تمام انسان اس طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیں تو دنیا کا فتنہ و فساد دور ہو جائے۔ اگر بجائے اگلی نسل کا فکر کرنے کے وہ پچھلی نسل کا فکر کرتے تو اول تو دادا دادی بلا وجہ یہ نہ سمجھتے کہ پوتوں کا خیال نہ رکھا جائے۔ اور اگر بعض لوگ سمجھتے بھی تو ان کی نسل ان کی مذمت کرنے لگ جاتی۔ بہرحال شادی کے ساتھ انسان کی ذمہ واریاں بڑھ جاتی ہیں بے شک اس کا آرام بھی بڑھتا ہے اس کی راحت بھی بڑھتی ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی پچھلی ذمہ واریوں کو ترک کر دے تو بسا اوقات اسے نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے حالانکہ انسان اگر غور کرے تو وہ اپنے شرف کو پچھلے لوگوں سے ہی حاصل کرتا ہے بے شک بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص گو ادنیٰ اخلاق کا آدمی ہوتا ہے لیکن اس کی اولاد کی وجہ سے اسے عزت حاصل ہو جاتی ہے۔ لیکن اکثر اسے عزت اس وجہ سے حاصل ہوتی ہے کہ وہ اچھے خاندان میں سے ہوتا ہے۔ کہتا ہے۔ میں ایسے خاندان میں سے ہوں۔ ایسے ماں باپ کا بیٹا ہوں۔ مگر کیا یہ عجیب بات نہیں کہ اس کی عزت تو اپنے ماں باپ

سے وابستہ ہوتی ہے۔ مگر وہ ان کی خدمت نہیں کرتا اور نہ ان سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آتا ہے۔ انہیں نقائص کو دور کرنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے کہ علیک بذات الدین تربت یداک۔

تم دیندار عورت کو لاؤ

وہ تمہاری ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں تمہاری مددگار ہوگی۔ تم غور کر کے دیکھو وہاں کوئی دیندار عورت آئے گی وہ ایسے رنگ میں کام کریگی جو دین کو فائدہ پہنچانے والا ہوگا۔ اور دین کسی خاص چیز کا نام نہیں۔ دین نماز کا نام ہے۔ دین روزے کا نام ہے۔ دین حج کا نام ہے۔ دین زکوٰۃ کا نام ہے۔ دین محنت کا نام ہے۔ دین روحانیت کا نام ہے۔ غرض دین ہزاروں چیزوں کا نام ہے ایک پیشہ ور جو اپنے پیشہ میں محنت سے کام کرتا ہے۔ وہ دیندار ہے۔ ایک نوکر جو اپنی نوکری میں محنت سے کام لیتا ہے وہ دیندار ہے۔ ایک زمیندار جو اچھی طرح ہل چلاتا ہے دیندار ہے۔ غرض

دینداری ایک وسیع چیز کا نام ہے

پس علیک بذات الدین کے معنے یہ ہیں کہ وہ خود اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والی ہو اور خاوند کو اس کی ذمہ داریوں میں مدد دینے والی ہو۔ جب یہ چیز پیدا ہو جائے تو لازمی طور پر فتنہ و فساد مٹ جاتا ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں ہر شخص اپنا حق مانگتا ہے۔ لیکن دیندار دوسرے کو اس کا حق دلاتا ہے جیسے میں نے ابھی کہا ہے کہ اگر بچوں کی خدمت کی بجائے

انسان اپنے ماں باپ کی خدمت کرے

تو اس کے بچے اس کی خدمت کرنے لگ جائیں گے اور اپنا حق لینے کی بجائے دوسروں کو ان کا حق دیں گے اسی طرح اگر انسان دوسروں کو ان کے حق دلوائے اور اپنے حق پر اصرار نہ کرے تو حقوق پھر بھی ملتے ہیں۔ مگر امن کے قیام میں مدد ملے۔ اگر خاوند بیوی سے کہے کہ تم میرے ماں باپ کی خدمت کرو اور بیوی خاوند سے کہے کہ تم میرے ماں باپ سے حسن سلوک کرو۔ تو اگر تو وہ دونوں شریف ہیں۔ تو بیوی خاوند کے ماں باپ کی خدمت کرے گی اور خاوند بیوی کے ماں باپ کی خدمت کرے گا۔ لیکن اگر اس کی بجائے بیوی خاوند کو توجہ دلائے کہ تم اپنے ماں باپ کی خدمت کیا کرو اور خاوند بیوی کو توجہ دلائے کہ تم اپنے ماں باپ کی خدمت کیا کرو۔ تو بات تو پھر بھی وہی ہوگی۔ مگر فرق یہ ہوگا درمیان میں سے ذاتی غرض جاتی رہے گی۔ اور

یہ توجہ دلانا نیکی بن جائے گا

کیونکہ یہ اپنے حق کا مطالبہ نہیں ہوگا بلکہ ایک نیکی کی راہ پر دوسرے کو چلانا ہوگا۔ گو اس صورت میں بھی حق اسی طرح مل جائے گا جس طرح پہلی صورت میں۔ لیکن بجائے اس کے لوگ یہ کرتے ہیں کہ اپنے حق کا مطالبہ کرتے ہیں اگر لوگ دوسروں کے حقوق دلوانے کی کوشش کریں تو ان کے اپنے حق بھی انہیں مل جائیں اور دنیا میں بھی امن قائم ہو جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص نیکی کی تحریک کرتا ہے اسے دو ثواب ملتے ہیں ایک نیکی کی تحریک کا اور ایک اس نیکی کا جو دوسرا شخص اس کی تحریک پر کرے۔ پس دوسروں کے حق دلواؤ تاکہ دنیا میں امن قائم ہو۔ اگر ایک عورت یہ کہے کہ میرے ماں باپ سے حسن سلوک کرو۔ اور خاوند کہے کہ میرے ماں باپ کی خدمت کرو تو اس میں خود غرضی پائی جائے گی۔ لیکن اگر خاوند عورت سے کہے اپنے ماں باپ کی خدمت کیا کرو اور عورت خاوند سے کہے کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کیا کرو تو اس کے نتیجہ میں بھی دونوں کے والدین کی خدمت ہوتی رہے گی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی دونوں کا فعل نیکی اور تقویٰ قرار دیا جائے گا۔

تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیک بذات الدین تربت یداک فرما کر اسی طرف توجہ دلائی ہے۔

دین کے معنے

فرض اور واجبات کے ہوتے ہیں اور علیک بذات الدین کے معنے ہیں کہ تم اس عورت کو لاؤ جو اپنے واجبات اور فرائض کو سمجھنے والی ہو۔ اسی طرح عورت کے لئے ایسا خاوند تلاش کرو جو اپنے فرائض اور واجبات کو سمجھنے والا ہو۔ جب دونوں اپنے اپنے واجبات اور فرائض کو سمجھیں گے تو لازماً دنیا میں امن قائم ہوگا۔ اور جب دونوں اپنے اپنے فرائض سمجھیں گے تو وہ ثواب میں شریک ہوں گے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر وہ گھر ہے جس میں تہجد کے وقت اگر بیوی کی آنکھ نہیں کھلتی تو خاوند پانی کا چھینٹا اس کے منہ پر مارتا ہے۔ اور اگر خاوند کی آنکھ نہیں کھلتی تو بیوی اس کے منہ پر پانی کا چھینٹا مارتی ہے۔ یہ گویا ایک دوسرے کے فرائض کو یاد دلانے کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مثال دی ہے۔ اور بتایا ہے کہ

مرد اور عورت کو ایسا ہی ہونا چاہیئے

پس شادی کرتے وقت ہر انسان کو اس ذمہ داری کے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے جو اس پر عائد ہوتی ہے۔ اس خیال سے شادی نہیں کرنی چاہیئے کہ ایک ایسی عورت آئے جو میری خدمت کرے۔ بلکہ اس نیت اور اس ارادہ سے شادی کرنی چاہیئے کہ ایک ایسی عورت آئے جو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے مجھے اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائے اور ہم دونوں مل کر ان فرائض اور واجبات کو ادا کریں جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہم پر عائد کئے گئے ہیں۔ اگر اس رنگ میں شادیاں کی جائیں۔ تو

لازماً فساد مٹ جائے گا

خاوند بیوی کے رشتہ داروں سے کبھی بدسلوکی نہیں کرے گا۔ اور بیوی خاوند کے رشتہ داروں سے کبھی بدسلوکی نہیں کرے گی بلکہ وہ ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہوں گے۔ یہی ذریعہ ہے جو دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے جب تک لڑکی کے رشتہ دار اس خیال میں رہیں گے کہ لڑکا اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرے بلکہ ہماری کرے اور جب تک لڑکے کے رشتہ دار اس خیال میں رہیں گے کہ لڑکی اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرے بلکہ ہماری کرے۔ اس وقت تک دنیا کبھی سکھ نہیں پا سکتی۔ جس طرح حلق کے دکھنے سے سر کو سکھ نصیب نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح بیوی کے دکھ سے خاوند کو سکھ نصیب نہیں ہوگا۔ اور ان دونوں کے دکھ سے ان کے رشتہ داروں کو سکھ نصیب نہیں ہوگا لیکن اگر اس ذمہ داری کو سمجھ لیا جائے اور لوگ اس طرف توجہ کریں تو دنیا کا اس میں فائدہ ہے مگر

لوگوں کی مثال

بعض دفعہ اس بیوقوف کی سی ہو جاتی ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ دھوپ میں بیٹھا ہوا تھا کہ کسی نے اس سے کہا میاں دھوپ میں کیوں بیٹھے ہو سائے میں آ جاؤ۔ وہ کہنے لگا۔ اگر میں سائے میں آ جاؤں تو تم مجھے کیا دو گے؟ یہ بھی دکھ اٹھاتا ہے تکلیف سہتا ہے۔ مگر اس سایہ کے نیچے نہیں آتا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تیار کیا ہے آپ فرماتے ہیں علیک بذات الدین مناسب یہی ہے کہ تم ایسی عورت کو لاؤ جو اپنے فرائض اور واجبات کو سمجھنے والی ہو اسی طرح لڑکی کے لئے ایسا خاوند تلاش کرنا چاہیئے جو اپنے فرائض و واجبات کو سمجھنے والا ہو۔ اگر اس کو مدنظر نہیں رکھو گے اور چاہو گے کہ لڑکی ایسی ہو جو صرف تمہاری خدمت کرنے والی ہو تو تم دکھ پاؤ گے کیونکہ جو شخص دوسروں کے حقوق کو غصب کرتا ہے وہ صرف دوسروں کو ہی نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ اپنے سے بھی ظلم کا بیج بوتا ہے

حقوق کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے

جیسے لڑکے بعض دفعہ بعض اینٹیں ایک لائن میں کھڑی کر دیتے ہیں اور جب ایک کو دھکا دیتے ہیں تو سب اینٹیں ٹھک ٹھک کرتے ہوئے گرتی جاتی ہیں جب کوئی شخص کسی کا حق غصب کرتا ہے تو وہ اپنے عمل سے دوسروں کو بھی اس کی تحریک کرتا ہے کہ وہ بھی اس کے حقوق کو غصب کریں۔ اس طرح ہوتے ہوتے اس کے ارد گرد ایک ایسا دائرہ بن جاتا ہے جس میں کسی کا حق مارنا گناہ خیال نہیں کیا جاتا اور اس کا نقصان خود اس کو بھی ہوتا ہے۔ لیکن اگر اسے دوسروں کے حقوق کے اتلاف کا خیال نہ ہو۔ بلکہ وہ بجائے اس کے یہ خیال کرے کہ میں ایسی بیوی لاؤں جو میری خدمت کرے یہ ارادہ کرے کہ میں علیک بذات الدین کے ارشاد کے مطابق ایسی بیوی لاؤں جو اپنے فرائض اور واجبات کو ادا کرنے والی ہو۔ اور عورت بھی یہ خیال نہ کرے کہ اس کا خاوند ایسا ہو جو صرف اسکی خدمت کرے بلکہ وہ اُن فرائض اور واجبات کو ادا کرنے والا ہو۔ جو اللہ تعالےٰ نے مقرر کئے ہیں۔ تو چونکہ ہر شخص اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے گا اور اسے معلوم ہوگا کہ رشتہ داروں کے لئے یا ہمسائیوں کے لئے یا مذہب کے لئے کس قسم کی قربانیاں کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہر شخص دوسرے کے لئے قربانی کرنے والا ہوگا۔ ذاتی آرام اور ذاتی نفع کا خیال کسی کے دل میں نہیں آئے گا۔ پس یہ ایک ایسا

راحت اور آرام کا ذریعہ ہے

کہ اگر ہم چاہیں تو اسی کام سے گھر اپنے گھر کو جنت بنا سکتے ہیں اور درحقیقت جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت ہے تو آپ کا اسی طرف اشارہ تھا کہ تم اپنے بچوں کا شکر کر کے جنت حاصل نہیں کر سکتے بلکہ اپنی ماں اور اپنے ماں باپ کی خدمت کر کے جنت حاصل کر سکتے ہو تم اپنے ماں باپ کی خدمت کرو تاکہ جب تم بڑھے ہو جاؤ تو تمہاری اولاد تمہاری خدمت کرے۔ جب تک تمہارا رُخ اگلی طرف رہے گا تمہیں دکھ ہی دکھ ہوگا۔ لیکن اگر تم پیچھے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ گے تو تمہارے بچے تمہاری خدمت کریں گے اور دنیا کا دوزخ جنت سے بدل جائے گا۔

(الفضل ۹ ۱۱/۹)

کچھ پرانی یادیں

گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را ÷ تازہ خواہی داشتن ایں داغہائے سینہ را

(از مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ اڑیسہ)

مہینہ بھر بیمار رہنے کے بعد اواخر اکتوبر ۱۹۶۵ء میں آنکھیں دُکھنے لگیں سُوج گئیں سُرخ ہو گئیں۔ سخت تکلیف لیمپ و دھوپ کی روشنی تو تیروں کی طرح چبھتی تھیں۔ ایک رات تاریک کوٹھڑی میں چارپائی پر چت لیٹ گیا۔ ایک سفید چادر اوڑھ لی۔ اور اپنے اعضاء کو بے حرکت کرکے عین مُردہ کی طرح اپنے کو ڈال دیا۔ تا تکلیف سے کچھ سکون ملے آنکھیں بند کریں صرف ایک سانس تھی جو چلتی تھی۔ اور زندگی کا ثبوت دے رہی تھی۔ شاید نبض بھی چلتی ہوگی۔ دماغ جو سوتے جاگتے کسی وقت بھی نچلا نہیں بیٹھتا بھلا کب وہ اپنے کام سے باز آ سکتا تھا؟ اس نے اپنا کام جاری رکھا۔ اس نے موجودہ کسی مسئلہ پر نہیں، مستقبل کی کسی بات پر نہیں بلکہ وہ مجھے میرے گزرے زمانہ کی طرف لے گیا۔ اور بچپن کے واقعات کی یاد تازہ کرکے میرے سامنے ایک ایک کرکے اس طرح پیش کرنے لگا گویا یہ کل کی بات ہے

سب سے پہلے میرے والد حضرت مولوی سید عبدالرحیم صاحب اول المبلغ حیدرآباد دکن و اڑیسہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام رضی اللہ عنہ کی تصویر لا کھڑی کی۔ ان کا مقدس بزرگ چہرہ انکی نیچی نگاہیں جو کبھی بھی اپنے محدود دائرے سے آزادانہ و بے باکانہ اِدھر اُدھر نہ جاتی تھیں۔ ان کی باوقار رفتار و گفتار، ان کا تقویٰ انکی طہارت وغیرہ وغیرہ باتیں ایک ایک کرکے یاد آتی گئیں۔ حتیٰ کہ عالم تصور میں ایک نظارہ میرے سامنے ایسا آیا کہ بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ وہ نظارہ یہ تھا۔ یہ عاجز راقم اور اس کا چھوٹا بھائی مولوی سید عبدالسلام مرحوم (مولوی فاضل) قادیان تعلیم پانے کے لئے بھیجے جا رہے تھے اور ہمیں قادیان تک پہنچانے کے لئے میرے بڑے بھائی حضرت مولوی سید عبدالحلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ رہبر و رفیقِ سفر تھے۔ اس وقت ہم تینوں بھائیوں کو رخصت کرنے کے لئے والد مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کچھ دور تک پیدل آئے اور ایک مقام پر پہنچ کر ہمیں رخصت کرنا چاہا۔ آپ وہاں ٹھہر گئے۔ اور ہمیں مخاطب کرکے اپنی ڈاڑھی پر ہاتھ پھیر کر کانپتے ہونٹوں سے رقت بھرے الفاظ میں یہ فرمایا "میری اس داڑھی کی شرم رکھنا" اور پُرنم آنکھوں کے ساتھ لا تموتن الّا و انتم مسلمون کی نصیحت فرمائی۔ اس کے بعد مارے رقت کے اور کوئی لفظ اپنی زبان مبارک سے نہ نکال سکے۔ ہمیں ایک ایک کرکے اپنے سینے سے لگایا اور رخصت کیا۔ آپ کی عادت تھی جب کسی عزیز کو رخصت کرتے تو مصافحہ و معانقہ کے بعد خدا حافظ کہتے اور رخصت کر دیتے دوبارہ اس کی طرف نہ دیکھتے۔ فرماتے تھے جب ہم نے خدا کے سپرد کر دیا تو پھر اس کی طرف بار بار دیکھیں کیوں؟ کیا ہمیں اس کی حفاظت پر بھروسہ نہیں ہے ...... وغیرہ وغیرہ یہی جو دیکھا تھا یہ ہمارا آخری دیکھنا تھا اس کے بعد ہم ہمیشہ کے لئے ان کے دیدار سے محروم ہو گئے۔ اللّٰھم اغفر لہ و ارحمہ وادخلہ فی جنتک النعیم

اس کے بعد یہ نظارہ بھی بدل گیا ذہن نے حضرت مولوی سید سعید الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر سامنے لاکر رکھ دی۔ ان کا تقویٰ انکی طہارت ان کے اقوال اور اعمال حسنہ ایک ایک کرکے سامنے آتے گئے۔ ان کی اذان انکی قرأت کانوں میں گونجنے لگی۔ دینی باتوں میں ان کی جرأت اور دلیری اور مخالفین سلسلہ پر ان کا رعب وغیرہ وغیرہ باتیں یاد آتی گئیں۔

کچھ دیر کے بعد نظارہ بدل گیا۔ میری خیالی آنکھیں حضرت مولوی سید احمد حسین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھنے لگیں ان کے مشفقانہ سلوک محبت بھرے الفاظ سے مجھے پیار کرنا۔ نرم و شیریں کلامی سے گفتگو کرنا۔ تین چار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے جانا اور اپنی جائیداد کا ایک بڑا حصہ اس کے لئے فروخت کر ڈالنا بکثرت قرآن شریف کی تلاوت کرنا وغیرہ وغیرہ باتیں یاد آتی گئیں۔

یہ نظارہ بھی بدل گیا۔ سامنے کیا دیکھتا ہوں حضرت مولوی سید اکرام الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہیں۔ ان کا خوبصورت چہرہ سامنے ہے۔ ان کی خوش الحانی کانوں میں گونج رہی ہے۔ بلند آواز سے آپ سلسلہ کا لٹریچر پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ سلسلہ کے لئے مالی قربانی کرنا اپنی جائیداد کا ایک حصہ اس کے لئے فروخت کرنا سب باتیں مستحضر ہو گئیں!!

نظارہ بدلا اب میری آنکھیں ان صحابہ کی مجالس کو دیکھ رہی ہیں۔ حضرت مولوی سید اکرام الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وہ کمرہ سامنے ہے جو پوسٹ آفس کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا۔ آپ پوسٹ ماسٹر تھے۔ آپ نے صبح کی نماز کے بعد رات کی آئی ہوئی ڈاک کا کام ختم کر دیا ہے اور پوسٹ مین کو رخصت کر دیا ہے۔ اس کمرے کے برآمدے میں چٹائی بچھی ہے۔ اس پر سب سے پہلے حضرت والد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ آ بیٹھے ہیں ادھر سے حضرت مولوی سید احمد حسین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی تشریف لے آئے ہیں۔ محلہ محی الدین پور سے حضرت منشی سید شفیق الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات سُن سُن کر لوگ جھوم اٹھتے ہیں۔ کبھی حضرت مولوی اکرام الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور کبھی منشی سید رئیس الدین صاحب مرحوم اخبار کے چھپے ہوئے اشعار کو بڑی خوش الحانی سے پڑھ رہے ہیں۔ کبھی لیکھرام کا ذکر ہے تو کبھی ڈاکٹر ڈوئی کا ذکر چھڑا ہوا ہے اور کبھی کسی پیشگوئی پر باتیں ہو رہی ہیں۔

کچھ دیر کے بعد یہ نظارہ بھی بدل گیا سامنے حضرت مولوی سید سعید الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بنگلہ نما مکان (آپ کے گھر کا باہری برآمدہ) پر چٹائی بچھی ہے۔ حضرت مولوی سید سعید الدین صاحب

صدر آل انڈیا کانگرس کمیٹی اور چیف منسٹر اڑیسہ کی خدمت میں

احمدی مبلغ کی طرف سے اسلامی لٹریچر کی پیشکش

(از مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ اڑیسہ)

چودوار (اڑیسہ) ۶ر نومبر۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے صدر شری سنجیوا ریڈی نے صوبہ اڑیسہ کا دورہ کرتے ہوئے حسب پروگرام کل یہاں ایک بڑے بھاری اجتماع کو خطاب کیا۔ جلسہ کی صدارت کے فرائض ڈاکٹر ہری کرشن مہتاب چیف منسٹر اڑیسہ نے ادا کئے۔ جلسہ کے انعقاد سے قبل خاکسار نے ہر دو معزز لیڈروں کی خدمت میں اسلامی لٹریچر پیش کرنے کے سلسلہ میں استقبالیہ کمیٹی کے سیکرٹری سے گفتگو کر چکا تھا۔ چنانچہ چیف منسٹر (اڑیسہ) کی صدارتی تقریر کے معاً بعد جبکہ جملہ حاضرین کی نظریں معزز مہمان کی طرف اٹھیں۔ خاکسار کو سٹیج پر ملاقات کا موقع دیا گیا۔ خاکسار نے صدر آل انڈیا کانگریس کمیٹی شری سنجیوا ریڈی سے مصافحہ کے بعد حسب ذیل کتب پر مشتمل اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا:-

1- Life of Mohammad
2- Ahmadyya Movement in India
3. Islam verbas Communisam

آپ نے بڑی بشاشت کے ساتھ اس تحفہ کو قبول کیا اور مطالعہ فرمانے کا وعدہ کیا۔

اسی طرح جناب ڈاکٹر ہری کرشن مہتاب چیف منسٹر (اڑیسہ) سے بھی مصافحہ کے بعد اڑیہ زبان میں حسب ذیل کتب کا سیٹ پیش کیا۔

1- The Present day Ecomomic and Social Prolelom
2- Islam The need of the Hour
3- Last Massage of Peace
۴- سورگیہ بارتا (۵) شری کرشن پونر آگمن۔

موصوف نے بھی اس تحفہ کو اسی خوشی سے قبول فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ ہماری ان خدمات کو قبول فرمائے اور اس کے نیک نتائج پیدا کرے۔ آمین ÷

ایک کھونٹی سے ٹیک لگائے چشمہ لگائے کاغذ قلم لئے اپنا بستہ سنبھالے کچھ کام کر رہے ہیں ۔ اسی حالت میں والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں جا پہنچے ہیں اور دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے ہیں ۔ حضرت سید احمد حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی نے خبر کر دی کہ بڑا بنڈے میں لوگ بیٹھنے لگے ہیں ۔ آپ عینک لگائے اخبار کا ایک پرچہ لئے دوڑے چلے آ رہے ہیں ۔ شاید یہ الحکم یا بدر کا پرچہ ہو گا جو تازہ ہی ڈاک میں آیا ہے اور سے آپ پڑھتے پڑھتے یہاں اُٹھا لائے ہیں ۔ ادھر محی الدین پورے حضرت سید شفیق الدین صاحب بھی آ پہنچے اور دوسرے لوگ بھی جمع ہو گئے ۔ حضرت مولوی سید سعید الدین صاحب نے ریویو آف ریلیجنز سے کچھ مضمون پڑھ کر سنانا شروع کر دیا ہے ۔ دیکھنا وہ کون بزرگ دوڑے آ رہے ہیں ۔ یہ تو حضرت سید نیاز الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں تہہ بند باندھے ہوئے ایک لمبا کرتہ زیب تن کئے ہوئے ۔ سر پر اونچی بڑی سی پگڑی لپیٹے ہوئے ہاتھ میں ایک لمبی لٹھی جوان کے قد سے بھی اونچی ہے ۔ لئے ہوئے چلے آ رہے ہیں ۔ ہاں ہاں یہ وہی بزرگ ہیں جو احمدیت سے پہلے مجالس نائے و نوش کے رکن اعظم تھے ۔ مجالس رقص و سرود کے صدر نشین تھے ۔ بچے اور شہدوں کے سردار تھے ۔ غرباء ان سے ترساں اور امراء ان کی بد زبانی سے خائف تھے ۔۔۔۔۔۔۔!!

۔۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صرف ایک بار کی زیارت نے ان کی کایا پلٹ دی ہے وہ اب بچے دیندار تہجد گذار مسکین صفت ۔ منکسر المزاج بن گئے ہیں درویشانہ حیثیت میں زندگی گذارتے ہیں ۔ اب اگر کسی کی زمین سے صفائی کے لئے مٹی کا ایک ڈھیلا لے لیتے ہیں ۔ تو فوراً مالک سے جا کر معافی مانگتے ہیں ۔ اپنے پرائے سبھی ان کی اس پاک تبدیلی پر حیران ہیں ۔ مخالفین کہتے ہیں کہ مرزا نے ان کو جادو کر دیا ہے ۔ ہاں ہاں وہ روحانی جادوگر تھا ۔ اس کی قوت قدسی سے یہ قلب ماہیت کا نظارہ نظر آتا ہے ہر زمانہ میں اس طرح کے روحانی جادوگر آتے رہتے ہیں اور سب سے بڑے روحانی جادوگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے ۔ انہیں کے غلاموں اور شاگردوں میں آپ موعود تھے جو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے آیا ۔ اپنے استاد کے بتائے ہوئے طریق پر دنیا میں ایک انقلاب عظیم برپا کر دیا ہے ۔ اس کی ایک نظر سے برسوں کے بیمار تندرست ہو جاتے ہیں ۔ پرانے مردے نہ صرف جی اُٹھتے ہیں بلکہ حیات ابدی کا جام بھر بھر کر دنیا والوں کو پلاتے لگے ہیں ۔ اور دیکھنے والوں کے لئے باعث تعجب بنتے جاتے ہیں ۔

—— ✽ —— ✽ —— ✽ ——

یہ نظارہ بھی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا ۔ اب سامنے ایک مسجد دکھائی دے رہی ہے ۔ یہ وہی مسجد ہے جسے غیر احمدیوں نے ہم سے چھین لیا ۔ جمعہ کا دن ہے ۔ وقت ہو گیا ہے لوگ جمع ہونا شروع ہو گئے ہیں ۔ حضرت حاجی احمد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہنچ گئے ہیں ۔ شاید اذان بھی انہوں نے کہی ہے ۔ آہستہ آہستہ لوگوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے ۔ محلہ کرسی کے صحابی و غیر صحابی آ چکے ہیں ۔ محلہ محی الدین پور کے دو صحابی حضرت منشی سید تفضل حسین صاحب اور حضرت منشی سید شفیق الدین صاحب اور دوسرے احمدی بھی تشریف لے آئے ہیں ۔ رسول پور سے اور دو صحابی چلے آ رہے ہیں ۔ آگے آگے حضرت مولوی سید عبد الستار صاحب جبہ قبا لگائے سر پر پگڑی لپیٹے ہاتھ میں عصا لئے تیزی سے چلے آ رہے ہیں ۔ ان کے پیچھے پیچھے حضرت مولوی سید نیاز حسین صاحب کندھے پر رومال ڈالے ہاتھ میں اخبار کا ایک پرچہ سنبھالے لاٹھی لئے چلے آتے ہیں گرمی کا موسم ہے لوگ سنتیں پڑھ پڑھ کر فارغ بھی ہو گئے ۔ مگر نماز کی ادائیگی میں دیر ہو رہی ہے ۔ ضرور کسی کا انتظار ہو گا ۔ ہاں ہاں دھواں ہی سے اب تک کوئی نہیں آیا ۔ بھائی ذرا آگے بڑھ کر میدان میں نظر دوڑا ۔ کوئی آ رہا ہے کیا ۔ دیکھنے والے نے پکار کر کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منشی گوہر علی صاحب مرحوم آ گئے ہیں اور ان کے پیچھے ان کے چھوٹے بھائی منشی عمر علی خاں صاحب مرحوم ہیں ۔ دونوں قدم اُٹھائے تیز رفتاری سے چلے آ رہے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہیں بھی اسی بات کا احساس ہے کہ آج کچھ دیر ہو گئی ہے ۔ ان دونوں کے پیچھے بہت دور یہ نوجوان کون دوڑا آ رہا ہے ۔ وہ تو مکرم یوسف علی خاں صاحب ہوں گے یا منشی گوہر علی خاں صاحب کے سب سے چھوٹے بھائی ۔

یہ لوگ قریب آ گئے ۔ دوسری اذان ہوئی ۔ خطبہ پڑھنے حضرت مولوی سید سعید الدین صاحب کھڑے ہوئے خطبات نور (حضرت خلیفہ اول کے خطبات کا مجموعہ) سے کوئی خطبہ پڑھ کر خطبہ دیا ۔ اور نماز پڑھائی ۔ نماز سے فارغ ہو کر کام والے اپنے کاموں پر روانہ ہو گئے چند صحابی اور بہت سے مخلصین بیٹھے ہوئے ہیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تذکرہ ہو رہا ہے ۔ کبھی والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دلیل میں کسی آیت کی تفسیر فرما رہے ہیں کبھی کسی پیشگوئی کا ذکر چھڑا ہے ۔ کبھی حیات و ممات حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا تذکرہ چلا ہے ۔ غرض گھنٹہ دو گھنٹہ تک یہ مجلس گرم رہی ۔ عصر کا وقت آ گیا ۔ غیر احمدی بڑھے مؤذن نے آ کر اذان دی اور مسجد کے ایک کونے میں نماز ادا کر کے چلتا بنا ۔ عصر کی نماز پڑھ کر لوگوں نے اپنے اپنے محلوں کا رُخ کیا رسول پور سے آئے ہوئے دونوں صحابی اپنے محلے کی طرف جا رہے ہیں ۔ آگے آگے وہی مولوی سید عبد الستار صاحب ہیں ۔ اور ان کے پیچھے حضرت سید نیاز حسین صاحب کندھے پر رومال ڈالے لاٹھی بغل میں دبائے عینک لگائے اخبار کا پرچہ ہاتھ میں لئے پڑھتے ہوئے آہستہ آہستہ چلے جا رہے ہیں ۔ کہیں سے کوئی نیا اخبار کا پرچہ ہاتھ لگا ہے اسے گھر پہنچ کر پڑھنے کی تاب نہیں ہے وہ خود شوق سے چلتے چلتے پڑھتے جا رہے ہیں کبھی کبھی ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں ۔ معلوم ہوتا ہے کسی بات سے ان کے دل پر اثر پڑا ہے ۔ جس سے بے اختیار آنسو نکل آئے ۔

صحابہ کرام کا بیشتر حصہ زمیندار کاشتکار و زمیندار پیشوں زراعت اراضی کا مالک تھا ۔ خوشحالی و فارغ البالی تھی ۔ فکر معاش نہ تھا ۔ گھر ہی میں سب رہتے تھے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ تھا ۔ تمام صحابہ کرام رض بقول الاولون کے دلوں میں جوش تھا ۔ جہاں دیکھو احمدیت کا ذکر ۔ جہاں دو چار مل جائیں وہاں احمدیت کا چرچا ۔ اس کے سوا ان کا اور کوئی شغل نہ تھا ۔۔۔۔۔۔!!

اور اب ۔۔۔۔۔۔ وہ زمانہ بدل گیا ۔ صحابہ و دوسرے بزرگ ایک ایک کر کے اس دار فانی سے کوچ کر گئے اور عالم جاودانی میں اپنا ڈیرہ جا لگایا ۔ رہتی دنیا تک ان کا نام زندہ رہے گا ۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ذالک الفوز العظیم ۔ اس کے بعد میرے سامنے سلسلہ کے معاندین و مخالفین کے عبرتناک انجام ایک ایک کر کے آنے لگے (باقی آئندہ)

نکاتِ معرفت

از محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

نہ ہوتی گر ضیا پاشی یہاں بدرِ نبوت کی
زمینِ قادیاں دار الاماں کب آسماں ہوتی

بشارت ان سے دی ہے نذیر اک آنیوالا ہے
بتایا والقلم سے یہ صداقت یوں عیاں ہوتی

قلم سے علم سے اسلام غالب ہونیوالا ہے
وگرنہ جنگ دینِ حق کی با تیر و سناں ہوتی

طلوعِ شمس مغرب سے جلال اسلام کا دیکھیں
نظر آ اے کاش ناظر برّ مسیح قادیاں ہوتی

فروغِ احمدیت سے بہارِ حق ہے کرمل میں
مقدر تھا کہ یہ تنویرِ محمودِ زماں ہوتی

بقاء پورتی حنیفیّت ۔ اسلام کلاں کرنہ دے دیتا
اگر قرباں نہ جانِ ابنِ ابراہیم داں ہوتی

بہارِ حسنِ یوسف پر ہزاروں نغمہ ریزاں ہیں
وہ شرق و غرب کے ربوہ میں ہو یا قادیاں کی

ظہورِ نورِ بدر و فضل کے حالات گر سنتے
تو ان کی داستاں میں کچھ مری بھی داستاں ہوتی

بیاں کرنا نکاتِ معرفت کچھ اور بھی اکمل
اگر مختار احمد کی زباں میری زباں ہوتی

---

۱ ؎ ضمناً اس میں مولانا جلال الدین صاحب شمس کی طرف بھی اشارہ ہے ۔ مطلب یہ کہ مغرب میں جلال اسلام تو اب ما جا رہا ہے مگر یہ نہیں مانتے کہ مسیح قادیانی کی طفیل یہ سب کچھ ہوا ہے اہلِ بیبا بائبل کی پیشگوئی کو کرمل میں خداوند کی بہار و رونق بڑی زیادہ ہو گئی ۔ اپنے پر لگاتے ہیں اسی بنا پر یہ بہاء اللہ نام رکھ لیا جانا کہ اس کا نام یہ نہ تھا اس میں اسی پیشگوئی کی طرف اشارہ کر کے بتایا گیا ہے کہ کرمل میں حق تعالیٰ کی روشنی کا پھیلنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں مقدر تھا جو پوری ہو کر رہی مطلب یہ ہے کہ اسلام کے حنیفا ربیع اللہ نے اسلام کو محمد رسول اللہ کو قیامت تک (مکمل) زندگی جو بخشی ہے تو اس کی بنیاد اس پر ہے کہ ابن ابراہیم کی جان قربانی کے لئے پیش ہوئی اس قربانی کا صدقہ ہے کہ اسمٰعیل کی نسل سے رسول اللہ ہوئے ۔ یوں مختار احمد ہر دو مقام اور خاندان کا نام آ گیا سے نام مقام علاقہ سرحد شہ بہرے مراد ہوا ہیں صدیق جبلہ سیدنا حضرت مسیح موعود

منقولات

آزاد نائیجیریا

برطانیہ کے سب سے بڑے سابق استعماری مرکز نائیجیریا میں یکم اکتوبر کو یوم استقلال منایا جا چکا ہے۔ اس نوآزاد ملک کے متعلق ایک معلوماتی مضمون مندرجہ عنوان سے روزنامہ اخبار اجمل بمبئی مجریہ ۲۲ر اکتوبر میں شائع ہوا۔ جس کے بعض ضروری اقتباس قارئین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں اس مضمون میں افریقہ کی احمدیہ کی جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کا بھی مختصر مگر اچھے الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے:۔

"شمالی نائیجیریا کا علاقہ آبادی اور وسعت کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے یہ سوڈان سے قریب ترین علاقہ ہے اور اسلامی اثر و نفوذ یہاں پر نمایاں ہے یہاں کی پونے دو کروڑ آبادی میں سے دو تہائی لوگ مسلمان ہیں۔ یہاں سوڈان کی طرح پر اسلامی قانون کی طرز پر اسلامی قانون اور اسلامی عدالتوں کا رواج ہے۔ گزشتہ برس وہاں اسلامی قانونی اصلاحات کے کمیشن میں پاکستان کے چیف جسٹس محمد شریف نے بھی شرکت کی تھی۔

اس صوبے کے ساتھ منگوتو کی عملداری کا رئیس امیر الزمنین کہلاتا ہے۔ مشرقی اور مغربی نائیجیریا میں عیسائی مشن جہاں نسبتاً زیادہ کامیاب ہوئے وہاں شمالی نائیجیریا میں انہیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے"۔

اسی مضمون میں غیر ملکی کی ضمنی سرخی کے تحت لکھا ہے:۔

"تقریباً ۱۵ ہزار غیر ملکی باشندے یہاں کے مختلف شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں لیکن لبنانیوں کی تعداد پانچ ہزار کے قریب ہے بھارتی تاجروں کی تعداد سارے نائیجیریا میں ایک ہزار کے لگ بھگ ہے۔ چار ہزار کے قریب برطانوی اور شمالی امریکہ کے باشندے نائیجیریا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اگلے روز کیتھیڈرل کی تعمیر خانہ کے افتتاح کے موقع پر ہائی کمشنر نے پریس کانفرنس کے دوران انکشاف کیا تھا کہ دو سو کیتھولک پادری بھی یہاں عیسائی مشنوں کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح قبرص اور یونان کے بھی تقریباً دو سو تجارتی فرانسیسی اور برطانوی لوگ تو سب سے زیادہ تعداد میں کام کر رہے ہیں۔ جو یہاں ملازمت مشن اور تجارت کی غرض سے آباد ہو چکے ہیں۔ ایک پاکستانی ڈاکٹر اسی سال لیگوس میں آئے تھے مسلمانوں کے احمدیہ مشن کے مبلغین بھی تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں یہاں نمایاں اور قابل قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔"

(روزنامہ اجمل بمبئی صفحہ ۲ مورخہ ۱۲ر اکتوبر سنہ ۶۰ء)

کاش انسان ان تازہ سیلابوں سے کچھ سبق حاصل کرے

لکھنؤ اور آس پاس کے اضلاع میں سیلاب کی تباہ کاریاں اب ہلکی پڑ گئی ہیں جہاں تک لکھنؤ شہر کا تعلق ہے اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس سیلاب نے لکھنؤ کی پچاس سالہ ترقیات پر پانی پھیر دیا ہے۔ اور اس کے علاوہ لکھنؤ ضلع اور دوسرے علاقوں کے شہروں، قصبوں اور دیہات میں جو جانی اور مالی نقصانات پیش آئے ان کے لرزہ خیز اعداد و شمار ہنوز سامنے نہیں ہیں۔ تازہ خبروں میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگرچہ لکھنؤ اور دوسرے علاقوں کے سیلاب کی صورت حال بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ لیکن سیلاب کا رخ اب جونپور اور سلطان پور کی طرف جا رہا ہے اور یہ دونوں ضلعے خطرات میں آ رہے ہیں۔ حکومت کی طرف سے ان دونوں ضلعوں کے بچاؤ کی تدبیروں پر توجہ دی جا رہی ہے اور حالات کی نزاکت کا مقابلہ کرنے کے لئے سول حکام کے ساتھ ساتھ فوجوں کو بھی تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سیلاب پر معاصر لکھتا ہے:۔

انسان کی تمام عقلی اور مادی ترقیات کے باوجود یہ صورت حال کس قدر عبرت ناک ہے سائنس بھی ہے۔ ایٹمی ذرائع بھی ہیں بجلی اور بھاپ کے کمالات بھی ہیں۔ آسمانوں تک پہونچنے کے لئے راکٹ بھی سرگرم عمل ہیں اور فضاؤں کی شکست شینیں بڑی کامیابی کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ لیکن خدائی قوتوں کے سامنے انسانی بے بسی کا یہ عالم کس قدر سبق آموز اور عبرت انگیز ہے؟ کاش اس کا اعتراف بھی کر لیا جائے اور ندامت و شرمندگی کے ساتھ اس حقیقی تدبیر پر بھی توجہ دی جائے۔

(دعوت دہلی ۱۰/۱۱/۶۰)

جماعت احمدیہ یادگیر کے تبلیغی مشاغل

خلاصہ رپورٹ ماہ ستمبر و اکتوبر سنہ ۱۹۶۰ء

عرصہ زیر رپورٹ میں بل چکر کا دو مرتبہ دورہ کیا گیا۔ کیونکہ بارش کی کثرت کی وجہ سے راستے مسدود ہو چکے تھے پہلی مرتبہ بل چکر کے ایک مولوی صاحب سے ختم نبوت کے موضوع پر تبادلہ خیالات ہوا۔ مگر جب ہماری باتوں کا جواب نہ بن پڑا تو مجلس سے اٹھ کر چلے گئے۔ چند لوگ جن کی تعداد دس بارہ کے قریب تھی بیٹھے دلچسپی سے ہماری گفتگو سنتے رہے اور مختلف سوالات دریافت کرتے رہے جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ حاضرین پر اس گفتگو کا اچھا اثر ہوا۔ اسی طرح دوسری مرتبہ بھی یہاں جانے کا موقع ملا۔ امید ہے کہ جماعت کا قیام عمل میں آ جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(۲) موضع منڈرگہ کا آٹھ مرتبہ دورہ کیا گیا۔ ان دوروں میں پیدائش انسانی کی غرض و غائت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ، دینی تعلیم کی اہمیت اور سیکھنے کی طرف توجہ، نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غائت وغیرہ باتوں پر روشنی ڈالی گئی اہل منڈرگہ نے ہم سے درخواست کی تھی کہ انکی تعلیم و تربیت کے لئے ایک معلم فراہم کیا جائے۔ چنانچہ ۲۲ر اکتوبر سے ایک احمدی معلم کا انتظام کیا گیا ہے مکرم معلم صاحب بعد نماز عصر یادگیر سے بذریعہ سائیکل منڈرگہ پہونچتے ہیں۔ اور مغرب کی نماز کے بعد عشاء تک اسلام کے موٹے موٹے مسائل لوگوں کو سمجھاتے رہتے ہیں اور عشاء کے بعد رات وہیں قیام فرماتے ہیں پھر نماز فجر کے بعد درس دینے کے بعد قرآن کریم اور یسرنا القرآن پڑھاتے ہیں۔ اور آٹھ بجے صبح واپس تشریف لے آتے ہیں۔ اسی طرح یہ سلسلہ باقاعدگی سے جاری ہے۔ روزانہ تقریباً سولہ سترہ کی حاضری ہوتی ہے۔ آٹھ بچے یسرنا القرآن پڑھتے ہیں۔ مکرم معلم صاحب منڈرگہ میں تین نمازیں باجماعت پڑھاتے ہیں۔ نمازوں کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہتا ہے گاہے گاہے خاکسار نے علاوہ جماعت کے دیگر دوست بھی وہاں گئے معائنہ کیا۔ مفید نصائح سے نوازا۔ چنانچہ ایک مرتبہ مکرم سیٹھ یوسف الدین صاحب بھی دورے میں شامل تھے جنہوں نے اپنے قیمتی مشورہ سے مستفید فرمایا۔

منڈرگہ کی مسجد کے لئے جائے نماز (دری) وغیرہ کا جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے انتظام کیا گیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر سی کوششوں کو قبول فرمائے۔ نیز جو دوست اس کار خیر میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر دے۔ آمین۔

خاکسار

فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم یادگیر

نظام وصیت

یہی وہ عظیم الشان روحانی نظام ہے جس کے ذریعہ آئندہ روحانی انقلاب مقدر ہے۔ موصی احباب نہ صرف اپنے عہد وصیت کو پورا کریں بلکہ وہ اپنے عزیز و اقارب کو بھی تحریک فرمائیں کہ وہ اس نظام میں منسلک ہو کر احمدیت کی ترقی اور اسلام کی عظمت کا باعث ہوں

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

دعائے مغفرت

یہاں کے ایک پرانے اور مخلص احمدی مکرم ... نیاز الدین صاحب مورخہ ۱۱ر نومبر کو وفات پا گئے۔ دوست مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار

بشیر احمد خادم ...

امریکہ کا صدارتی انتخاب ۔ اور جان کینیڈی کی کامیابی

(بقیہ صفحہ اوّل)

پراپیگنڈا اور پھر انتخاب کی کارروائی کی رپورٹیں شائع ہوتی رہی ہیں۔ کہیں بھی دنگا فساد نہیں ہؤا۔ اور نہ ہی ایک دوسرے پر کیچڑ اُچھالنے کی نوبت آئی ہے۔ ہر امیدوار اور اس کے مؤیدین دلائل اور براہین کے ساتھ اپنی خصوصیات بیان کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مسٹر کینیڈی کی انتخابی تقاریر کو اُس کے حریف کے مقابل پر زیادہ سنجیدہ زیادہ سلجھی ہوئی اور مدلل قرار دیا گیا اگرچہ مذہبًا وہ رومن کیتھولک ہیں۔ اور مسٹر نکسن پروٹسٹنٹ لوگوں کی اکثریت نے اُسے ووٹ دیئے۔

فرقہ وارانہ پراپیگنڈا

چونکہ مسٹر کینیڈی رومن کیتھولک ہیں اور مسٹر نکسن پروٹسٹنٹ۔ اس لئے اس سیاسی انتخابی مہم میں مسٹر نکسن کی طرف سے مذہبی فتنہ انگیزی کی ایک شر انگیز تحریک بھی جاری کی گئی۔ اور یہ مذموم پراپیگنڈا کیا گیا۔ کہ امریکہ کی اکثریت پروٹسٹنٹ ہے اُن کا مفاد ایک رومن کیتھولک صدر کے ہاتھوں میں کیسے محفوظ رہ سکتا ہے۔ چونکہ مسٹر کینیڈی رومن کیتھولک ہیں اس لئے اُن کو ووٹ نہ دیا جائے۔ اس مذہبی پراپیگنڈا کو ہوا دینے والی زیادہ وہی جماعتیں تھیں جو اینٹی کیتھولک تھیں۔ اور یورپ کی آئی۔ مثلاً Ku Klux Klan
No Nothings
اور امریکن پروٹیسٹنٹ ایسوسی ایشن وغیرہ۔ حالانکہ اس انتخاب میں تو یہ دیکھنا تھا۔ کہ ریاستہائے متحدہ کی آزادی اور دفاعی استحکام کو قائم رکھنے کے لئے کون سا موزوں شخص ہے جس کے ذریعہ سے امن عالم کی بنیادیں بھی استوار ہوں۔ اور جس کے عہد صدارت میں امریکہ کے جملہ باشندے بلا لحاظ مذہب وملت اور رنگ ونسل امن وچین اور آزادی وفارغ البالی کی زندگی بسر کریں۔ مگر اس سیاسی انتخاب میں بلا وجہ ایک فرقہ وارانہ نفرت کا شوشہ بھی چھوڑا گیا۔ جو بُری طرح ناکام ونامراد رہا۔ اس بات سے بھی اہل امریکہ کی دانشمندی اور تدبر کا پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ غیر ضروری نعروں سے متاثر نہیں ہوتے۔ بلکہ ایک اہم عہدہ کے لئے کسی موزوں اور اہل وقابل شخص کی تلاش کرتے اور بلا جھجک اُس کے حق میں رائے دیتے ہیں۔ ویسے امریکہ کے مختلف اہم عہدوں پر رومن کیتھولک فائز ہیں۔ سپریم کورٹ کے جج رومن کیتھولک ہیں۔ اور ... حسٹس مارشل کی جگہ پر رابرٹسن ڈپٹی چیف جسٹس مقرر ہوئے ہیں۔ وہ بھی رومن کیتھولک ہیں۔ اور فرینک لیکیونا مختلف وزارتی عہدوں پر کام کر چکے ہیں۔ اور

سب اپنے ملک کے وفادار اور خیر خواہ تھے۔

ہندوستان کے لئے سبق

چنانچہ اس انتخاب میں ہندوستان کے لئے ایک عبرت آموز سبق ہے۔ اگرچہ ہندوستان میں آئین کی رُو سے سب کو ملک کی فلاح وبہبود کے لئے کام کرنے کے مساوی مواقع حاصل ہیں مگر جب صوبائی یا مرکزی اسمبلیوں کے ممبران کا انتخاب عمل میں آتا ہے۔ تو یہ نہیں دیکھا جاتا۔ کہ کس پارٹی یا شخص کا سیاسی منشور قابل عمل و پذیرائی ہے۔ اور کون کس عہدہ کے لئے موزوں ہے بلکہ وہاں فوراً اندر ہی اندر ذات پات مذہب وملت اور خاندانوں اور قوموں کا سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے فرقہ وارانہ جذبات کے ابھارنے اور اکثریت کے بل بوتے پر قابل اور موزوں اشخاص ملک وقوم کی خدمت کے مواقع سے محروم ہو جاتے ہیں۔ چند دن ہوئے ہمارے وزیر اعظم شری نہرو نے نہایت ہی حسرت سے کانگریس کے اندر بھی اس جاعق اور فرقہ دارانہ جذبات کے اظہار اور تصادم کا ذکر کیا ہے۔ یہ امر اگر ایک طرف کانگرس کے وقار کو صدمہ پہنچانے والا ہے تو دوسری طرف ملک کو نقصان پہنچانے والا۔ کیونکہ صوبائی یا طبقاتی اور نسلی عصبیت کے شکار شدہ لوگوں کے ہاتھ میں اگر ملک کی باگ ڈور آگئی۔ تو ایسے لوگوں کا رجحان صرف اپنی ہی قوم یا مذہب کے لوگوں کی فلاح وبہبود کی طرف ہوگا اور باقی طبقوں کو وہ نظر انداز کر دیں گے۔ کاش ہندوستانیوں میں نیشنلزم پیدا ہو اور وہ قومی ۔ خاندانی اور صوبائی تعصبات سے بالاتر ہو کر ملک وقوم کی ترقی واستحکام کا خیال رکھیں۔ کسی شخص کی قابلیت اور ملکی وفاداری اور خیر خواہی کو ہی وجہ انتخاب قرار دیں۔ نہ کہ خاص مذہبی طبقہ اور جماعت کو۔ کیونکہ یہی امر ملکی سیاسی ترقی کے لئے کلید ہے۔

امریکہ کے حالیہ صدارتی انتخاب کے بارہ میں بین الاقوامی آراء

مسٹر کینیڈی کے صدارتی انتخاب پر مختلف قسم کے تأثرات کا اظہار کیا گیا ہے۔ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف نے مسٹر کینیڈی کو مبارکباد کا تار بھجواتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا ہے اور امید کی ہے کہ اب مسٹر روز ویلٹ آنجہانی کا عہد ... ہو جائے گا۔ اور امریکہ اور روس کے تعلقات آپ کے عہد

صدارت میں خوشگوار ہو جائیں گے۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر میکملن اگرچہ اب تک کبھی مسٹر کینیڈی سے نہیں ملے۔ مگر اب وہ قدیم دستور کے مطابق عنقریب واشنگٹن جائیں گے۔ تا کہ اُن سے ذاتی تعارف پیدا کریں اور امریکہ اور برطانیہ کے تعلقات میں مزید پائیداری ہو۔ کمیونسٹ چین نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکن صدارت پر کوئی آجائے۔ صورت حالات تبدیل نہ ہوگی۔ پاکستان میں مسٹر کینیڈی کے انتخاب کی وجہ سے قدرے مایوسی اور ہندوستان میں زیادہ امید اور خوشی کا اظہار کیا گیا ہے۔

وائس پریذیڈنٹ امریکہ اور وزیر خارجہ

وائس پریذیڈنٹ امریکہ کے عہدہ پر ۵۲ سالہ مسٹر جانسن کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔ جو ۱۹۵۷ء سے جونیئر ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر چلے آ رہے ہیں۔ یہ مسٹر کینیڈی کے پرانے ساتھیوں اور مددگاروں میں سے ہیں۔ امریکہ میں ایک اہم عہدہ سیکرٹری آف دی سٹیٹ یعنی وزیر خارجہ کا ہے۔ ابھی تک اس عہدہ پر کسی کو نامزد نہیں کیا گیا۔ مگر غالب گمان یہ ہے کہ اس پر پارٹی کے مسٹر چیسٹر باؤلز کو مقرر کیا جائے گا۔ جو ہندوستان میں سفیر بھی رہ چکے ہیں۔ اور ہمیشہ ہندوستانی مفاد کی تائید کرتے رہے ہیں۔

مسٹر کینیڈی کا انتخاب کے بعد پہلا اعلان

امریکہ کی صدارت پر جان کینیڈی کا انتخاب دنیا کے لئے کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں۔ جمہوریہ امریکہ کی روایت یہی ہے کہ کوئی بھی پارٹی برسر اقتدار آئے۔ اس کا اولین مقصود ومطلوب امریکہ کا مفاد ہوتا ہے مختلف لیڈروں کے نظریات میں اختلاف ہونا فطرتی امر ہے۔ مگر جہاں تک امریکہ کے دفاعی استحکام اور خارجہ پالیسی کا تعلق ہے۔ تمام کا نظریہ بڑی حد تک یکساں ہوتا ہے۔ مسٹر کینیڈی کا نے صدر منتخب ہونے کے بعد جو اعلان کیا ہے اس سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ امن عالم اور امن ملک کے دشمن کمیونسٹوں کے بارہ میں اُن کی پالیسی سے بھی بہت سخت ہوگی۔ اور فارموسا اور کیموئے جزائر کی حفاظت کا بھی اعلان کیا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ کمیونسٹوں کو آئزن ہاور سے زیادہ کینیڈی سے خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ باقی جہاں تک ہندوستان اور پاکستان کا تعلق ہے۔ یہ انتخاب دونوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا کیونکہ کینیڈی نے کہا ہے۔ کہ وہ ہندوستان اور پاکستان کو بہت امداد دینا چاہتے ہیں۔ اور انہوں نے ان دونوں ملکوں کی امداد کے معاملہ

میں فوقیت دینے کا عہد کیا ہے۔ اس لحاظ سے دونوں ملکوں کو مسٹر کینیڈی کی شکل میں ایک اور غمگسار اور خیر خواہ مل گیا ہے۔

صدر آئزن ہاور اور مسٹر کینیڈی

صدر آئزن ہاور نے بھی مسٹر کینیڈی کو اُن کی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے اور یہ پیشکش کی ہے کہ آپ جب چاہیں آئیں میں اقتدار کو آپ کے سپرد کرنے کو تیار ہوں۔ جس کے جواب میں مسٹر کینیڈی نے اُن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جواب دیا ہے کہ میں کچھ عرصہ کے بعد حاضر خدمت ہوں گا کیونکہ آپ کے تجربہ اور فراست اور نیک مشوروں سے مجھے راہنمائی حاصل کرنا ہے بہرحال فی الحال دونوں صدر صاحبان کے درمیان خوشگوار تعلقات ہیں۔ اور یہ امر بھی کسی قوم وملک کی خوش بختی کی علامت اور ایک نیک شگون ہے۔

مسٹر کینیڈی اور بین الاقوامی سیاست

ہم نے کہا ابھی تک مسٹر کینیڈی نے اپنی مکمل پالیسی کا اعلان نہیں کیا اور نہ ہی ابھی کی صدارتی کابینہ کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔ اس لئے پیشتر قیاس آرائیاں غیر ضروری ہیں۔ جب وہ ۲۰ جنوری کو وائٹ ہاؤس میں کرسی صدارت پر متمکن ہوں گے۔ تو پھر بین الاقوامی سیاست پر اثر انداز ہوگی اور رفتار زمانہ اور حالات پیش آمدہ بتائیں گے کہ امریکہ کا منتخب شدہ صدر ملک اور انسانیت اور امن عالم کے لئے مشرق ومغرب کے ملاپ کے لئے کس رنگ میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

درخواستہائے دعا

۱۔ راقم تین ماہ سے بیمار ہے اور زیر علاج ہے ابھی تک اس قابل نہیں کہ چل پھر سکے اسی طرح راقم کی بیوی بھی عرصہ چار ماہ سے بیمار ہے۔ نیز خاکسار مالی پریشانیوں میں بھی مبتلا ہے۔ ہم دونوں کی کامل وعاجل شفایابی اور مالی پریشانیوں کی دوری کے لئے احباب دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار محمد رحمت اللہ خان احمدی از بیک ایریا (کشمیر)

۲۔ مکرم مظہر احمد صاحب بال سیکرٹری بال رائفل کو سکوٹر کا حادثہ پیش آگیا ہے ان کے بائیں ہاتھ کی انگلی ٹوٹ گئی ہے۔ اور کلائی بھی متاثر ہوئی۔ ایکسرے لیا گیا ہے۔
احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(ناظر بیت المال قادیان)

بمبئی میں ہمارے مشاغل

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی بذریعہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

ایک نئی بیعت نومبر کا مہینہ برکتوں کا ایک نیا پیغام لایا۔ ابھی یہ مہینہ اپنا پہلا ہفتہ ہی طے کر رہا تھا کہ ایک معمر بزرگ مکرم محمد عمر ولد جعفر صاحب تشریف لائے اور بیعت کی درخواست کی۔

اس دوست کے مختصر حالات یہ ہیں کہ یہ ضلع رتناگری کے رہنے والے ہیں۔ جو کوکن کا ایک مشہور شہر ہے۔ مسلمانوں کے تجارتی قافلے سب سے پہلے انہیں ساحلوں پر آئے تھے۔ غالباً یہ انہیں مسلمانوں کا اثر ہے کہ ابھی تک کوکن کی پٹی پر بسنے والے مسلمانوں کا ایک طبقہ شافعی المسلک ہے۔ بمبئی کی جامع مسجد جو ہندوستان کی سب سے دولت مند مسجد ہے اس پر تولیت انہیں کوکنی مسلمانوں کی ہے۔

مسلک شافعی مکرم محمد عمر جعفر صاحب ابھی فقہی مسائل میں حضرت امام شافعی رحمہ کے مقلد ہیں۔ ان سے پہلے اکتوبر میں مکرم عبدالقادر صاحب بریگے نے بیعت کی ہے۔ وہ بھی اسی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے درمیان جو فقہی اختلافات ہیں وہ تو بہت وسیع ہیں۔ مگر ہندوستان میں عموماً رفع یدین۔ قرأت خلف الامام۔ اور آمین بالجہر یہی تین مسائل عموماً زیر بحث آتے ہیں۔ اور یہ بڑی لطیف بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنت ان دونوں اماموں سے ملتی جلتی ہے آپ رفع یدین نہیں کرتے تھے مگر قرأت خلف الامام کے قائل تھے۔ اور اپنی جماعت کو بھی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کی تاکید فرماتے تھے۔ تیسرا اختلاف جو آمین والا ہے۔ اس پر جماعت احمدیہ بالکل معترض نہیں ہوتی۔ یہ ہر شخص کے ذوق پر ہے۔ وہ آہستہ کہے یا بآواز بلند۔

اس خاندان کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ رہتا ہے۔ دوسرا مہاراشٹر بھارت میں۔ دونوں جگہ یہ کنبہ وسیع ہے۔

رسالہ العصر ان کی دینداری اور تبلیغی جوش کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ کیپ ٹاؤن سے ایک ماہانہ رسالہ "العصر" انگریزی زبان میں نکالتے ہیں۔ جس میں اکثر اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کیا جاتا ہے۔ اب کہ اس خاندان میں احمدیت آگئی ہے اللہ سے دعا ہے کہ انہیں اور بھی خدمات دینیہ کی توفیق ملے۔ آمین۔

مکرم محمد عمر صاحب سے جب میں پہلی بار ملا۔ اور کچھ دیر کی باتوں کے بعد ان کے سامنے پیغام احمدیت پیش کیا تو دیکھا کہ ان کا دل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول کا مصداق تھا۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

اس توفیق ایزدی پر مجھے بڑی مسرت ہوئی۔ اور میں نے اس خوشی کا اظہار اس طرح کیا کہ ۴ر نومبر کو جمعہ کے بعد ان کے اعزاز میں ایک ٹی پارٹی دی۔ سب دوستوں نے مل جل کر چائے پی اور اھلاً و سهلاً [illegible] نئے بھائی کا استقبال کیا۔

سہ طرفہ حملے اب ذرا سردار حسین صاحب کی روداد سنیئے۔ اس دوست نے ستمبر میں بیعت کی ہے۔ اس کے دو لڑکے مشن سکول پونا میں پڑھتے ہیں۔ یہ اپنی اہلیہ کے ساتھ بچوں سے ملنے پونا گئے وہاں ایک ہوٹل میں قیام کیا۔ شدہ شدہ ایک آغاخانی مبلغ کو ان کی آمد کی خبر مل گئی بعد میں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ باقاعدہ احمدی بن گئے ہیں۔ بس انہوں نے یلغار کیا ہمارے اس دوست نے ندا نعت کی اور جب یہ کہا کہ حضرت علیؓ کو تو ہم بھی "شیر خدا" مانتے ہیں۔ تو اس آغاخانی مبلغ کا پارہ حرارت بجلی پر نہ رہ سکا۔ بپھر کر بولا۔ لیا کیا۔ "شیر فضا" یعنی خدا کا جانور۔ سردار حسین صاحب نے سرحیدان کو سمجھایا۔ مگر وہ بپھرتا ہی چلا گیا۔

بہائیوں کا حملہ یہ بات ایک کان سے دوسرے کان میں پہونچی۔ جس ہوٹل میں سردار حسین ٹھہرے تھے۔ اس کا منیجر بہائی تھا۔ اب اس نے سردار حسین کو اپنا شکار سمجھا اور اپنا چارہ ان کے آگے ڈالنے لگا۔ سردار حسین نے بھی اس کو آڑے ہاتھوں لیا۔ ان کی کتاب "شریعت اقدس" کا مطالبہ کیا۔ جسے وہ پیش کرنے سے عاجز رہا۔

تعدد ازدواج اب دوسرا مرحلہ دیکھئے۔ سردار حسین کی بیوی جو ایک یہودی نژاد ہے وہ یہ حالات دیکھ رہی تھیں۔ وہ بمبئی آئیں تو اپنے بھائی سے یہ ماجرا کہا۔ ان کے بھائی ماشاء اللہ یہودیوں کے پادری ہیں۔ انہوں نے اپنی بہن کو کچھ باتیں بتائیں اب وہ کچھ کھوئی کھوئی سی رہنے لگیں سردار حسین کو تردد ہوا۔ آخر ایک دن پوچھا تو بہت افسردہ ہو کر کہنے لگیں۔ اب تو آپ مسلمان ہو گئے ہیں۔ رات کو اٹھ اٹھ کر نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور میں نے سنا ہے کہ جو پکا مسلمان ہوتا ہے وہ چار شادیاں ضرور کرتا ہے۔

آغاخان مرحوم کا حوالہ جب سے یہ تمام واقعات سنکر سردار حسین صاحب کے سامنے آغاخانیت۔ بہائیت اور تعدد ازدواج پر ایک لیکچر دیا۔ آغا مرحوم کا وہ قول جو اسٹار الہ آباد ۲۴ مارچ ۱۹۳۳ء میں شائع ہوا ہے سنایا۔ جس میں انہوں نے آغاخانیوں کو نصیحت کی ہے کہ

گواہ رہو کہ اللہ ایک ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں۔ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔ کعبہ سب کا قبلہ ہے تم مسلمان ہو۔ اور مسلمانوں کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ مسلمانوں سے السلام علیکم کہکر ملو۔ اپنے بچوں کے اسلامی نام رکھو۔ مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں باجماعت نماز پڑھو۔ پابندی سے روزے رکھو۔ اسلامی قانون نکاح کے مطابق اپنی شادیاں کرو۔ تمام مسلمانوں سے اپنے بھائیوں کی طرح برتاؤ کرو۔ (مضامین اقبال)

بہائیت میں جو اخلاق ابہام اور گریز کا میلان پایا جاتا ہے وہ واضح کیا۔ پھر تعدد ازدواج کی ضرورت و عدم ضرورت پر بھی ایک عدد لیکچر دیا۔ خدا کا فضل ہے کہ اب ان کی بیوی مطمئن ہیں۔ اور کل ہی انہوں نے اس قرآن شریف کا [illegible] اپنے ہاتھوں سے سیا۔ جو سردار حسین صاحب تاج کمپنی سے لائے ہیں۔ اور احمدیت یا حقیقی اسلام انگریزی کا مطالعہ کر رہی ہیں۔

قرآنی مچھلی شہر بمبئی کے عجائبات میں ایک "مچھلی گھر" بھی ہے جس میں انواع و اقسام کی مچھلیاں ہیں۔ انہیں میں ایک مچھلی ہے جس کی شیشی پر یہ لیبل لگا ہے "قرآنی مچھلی" غور کرنے سے اس کی دُم پر چند ایسی لکیریں ملتی ہیں جو جوڑ توڑ سے "شان اللہ" بن جاتی ہیں۔

ایک دن ایک شخص۔ نے [illegible] سامنے ابن بطوطہ کے سفرنامہ "عجائب الاسفار" پر تنقید شروع کی۔ اس سفرنامے میں راجہ "کوئل" کے قبول اسلام کا ایک واقعہ درج ہے۔ لکھا ہے کہ اس راجہ کی عملداری میں ایک درخت تھا۔ جس کی پتیوں پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" مرقوم ہوتا تھا یہ دیکھ کر راجہ مسلمان ہو گیا تھا۔ اس کے بعد برخزاں کے موقع پر ہندو مسلمان اکٹھے ہو کر اس کے پتے جمع کر کے نصف نصف بانٹ لیتے تھے۔ اس کی تنقید یہ تھی کہ یہ افسانہ ہی افسانہ ہے۔

میں نے اس کے جواب میں ان کے سامنے مچھلی گھر بمبئی کی "قرآنی مچھلی" پیش کی اور کہا کہ اگر اس مچھلی کی دُم کی لکیریں "شان اللہ" بن سکتی ہیں تو درخت کی پتیوں پر ایسی لکیریں کیوں نہیں ابھر سکتیں جنہیں پڑھنے

اعلانات نکاح

۱۔ شاہجہانپور ۱۶ر نومبر۔ محترم جناب مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل امیر مقامی قادیان نے آج ۵ بجے بعد نماز عصر عزیزہ طرفہ عقیل قریشی دختر جناب محمد عقیل صاحب قریشی شاہجہانپوری کا نکاح عزیزم محمود احمد صاحب خلف الصدق جناب قمر احمد صاحب قریشی بریلوی سے مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح سے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

اس خوشی میں جناب قریشی قمر احمد صاحب نے مبلغ چھ روپیہ اخبار کی اعانت کے لئے مرحمت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے کاروبار میں برکت دے اور ان کی سب نیک خواہشات کو پورا کرے۔ آمین۔ (ادارہ)

۲۔ خاکسار نے بتاریخ ۲۳ اگست کو عزیزم بشیر احمد صاحب ولد ولی محمد صاحب راتھر احمدی کا نکاح خدیجہ بانو دختر عبدالغنی صاحب راتھر احمدی سے مبلغ پانچسو روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں اور دیگر جماعت کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

خاکسار محمد ایوب درمش مبلغ جماعت احمدیہ مقیم باری پارہ گام (کشمیر)

درخواست دعا۔ عاجزہ جو ایک نہایت ضعیف اور بیوہ احمدی خاتون ہے کی ایک لڑکی سخت بیمار ہو کر علاج کے سلسلہ میں کٹک گئی ہے ان سطور کو ملاحظہ فرماتے ہی اسکی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمانے کی دردمندانہ درخواست ہے۔

عاجزہ اہلیہ شیخ اسلام مرحوم محلہ کوبجھسو نگوڑہ کٹک

والے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھیں۔

دوسری بیعت

ماہ نومبر کی دوسری برکت یہ ہے کہ اس ماہ کے دوسرے عشرہ میں ایک اور دوست مکرم محمد عبداللہ خان نوری نے بیعت کی۔ یہ بڑے سن رسیدہ بزرگ ہیں لگ بھگ سو سال کی عمر ہے۔ کہتے ہیں کہ اس عمر میں تبدیلی عقیدہ کی توفیق بہت کم ملتی ہے۔ مگر میں نے لاکھوں جوانوں کے درمیان اس معمر بزرگ کو حق قبول کرتے دیکھا۔ جوان تو اس وقت عموماً نظریات کا تصادم دیکھتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ اشتراکی تہذیب۔ سرمایہ دارانہ تہذیب سے ٹکرا رہی ہے۔ الحاد و دہریت اور مذہب و اخلاق میں جنگ ہو رہی ہے۔ کانگرس کے مقابل بہت سی چھوٹی چھوٹی جماعتیں ابھر رہی ہیں۔ لیکن اسلام جوان سے ایک ندبہ مانگتا ہے۔ اس پر لبیک کہنے کی سعادت نہیں ملتی۔ ہیگل۔ کانٹ اور برگسان کے سارے فلسفے یاد ہیں اگر یاد نہیں ہے تو صرف ایک فلسفہ یعنی "دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا فلسفہ" وہ سوچتے ہیں ہر مسئلہ پر مگر ان کے سوچنے کا انداز سراسر شاعرانہ ہوتا ہے وہ ہر وادی میں بھٹکتے ہیں۔ مگر اس طرف نہیں آتے جو ان کی بیماری کی تشخیص سے واقف ہے۔ انہیں بار بار یہ کہکر اپنی طرف آنے کی دعوت دیتے ہیں

دست ہر نااہل بیمار ت کند
سوئے مادر آکہ تیمار ت کند

مگر انہیں ابھی تک اس آواز پر کان دھرنے کی فرصت نہیں ملی۔

ہافکن انسٹی ٹیوٹ

بمبئی میں تو آئے دن طرح طرح کی نمائشیں لگتی ہی رہتی ہیں۔ لیکن اس ماہ جو ایک قابل ذکر نمائش لگی۔ وہ Health Exhibition تھی۔ اس میں ایک اسٹال ہافکن انسٹیٹیوٹ کا بھی تھا۔ یہ ہندوستان کا مشہور ادارہ ہے۔ یہاں سانپ کے زہروں کی تحقیق ہوتی ہے۔ وہاں ہمیں چار قسم کے سانپ دکھلائے گئے۔ جو بہت زہریلے ہوتے ہیں۔ اور بتایا گیا کہ سانپ کی تو چار سو اقسام دریافت ہو چکی ہیں۔ مگر زہر ہلاہل انہیں چار قسموں میں ہے۔ باقی ۳۲ اقسام میں درجہ بدرجہ زہر کی تھیلی پائی جاتی ہے۔ سالانی صدی سانپوں کی تھیلی زہریلے مادوں سے خالی ہوتی ہے۔

زہر کی تھیلی کے متعلق بتایا کہ یہ سانپ کے منہ میں ہوتی ہے۔ اور اس میں زہر اسی طرح جمع ہوتا رہتا ہے۔ جیسے پیشاب جانوروں اور انسانوں کے مثانے میں سانپ کی وہ تھیلی ہر چند گھنٹوں کے بعد زہریلے پانی سے بھر جاتی ہے اور وہ ہر چند گھنٹوں کے بعد اپنے منہ سے زہر اگلتا رہتا ہے۔

اس کے بعد وہاں ہمیں علمی تحقیق کا یہ کارنامہ دکھایا گیا کہ سانپ کے زہر کا پوڈر کس طرح تیار کیا جاتا ہے۔ اس نے ایک کٹوری دکھائی جس میں سانپ کا سر بندھا ہوا ہے۔ اور وہ ہر چند گھنٹوں کے بعد اس میں زہر اگل رہا ہے۔ اس کے قریب ہی ایک نہایت صحت مند گھوڑا ہے۔ سانپ کا زہر ایک نلکی کے ذریعہ کٹوری سے گھوڑے کے بدن تک لایا جاتا ہے۔ اس جگہ یہ بندوبست ہے کہ وہ زہر اندر ہی اندر گھوڑے کی رگوں میں پہونچ جاتا ہے۔ اور اس کے خون میں مل کر گردش کرنے لگتا ہے۔ اس جگہ ایک اور نلکی لگی ہے۔ جس سے گھوڑے کا خون کھینچ کر ایک بوتل میں جمع کیا جا رہا ہے۔ یہ عمل جاری رہتا ہے۔ یہاں تک کہ گھوڑے کی رگوں کا سارا خون نکال لیا جاتا ہے۔ پھر یہی خون جا کر اس کا پوڈر بنا لیا جاتا ہے۔ اور حسب ضرورت مار گزیدہ کو اس کا انجکشن دیا جاتا ہے۔ جس سے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی بیماریوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

اس جگہ یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ جب گھوڑے کی رگوں سے خون نکال لیا جاتا ہے تو وہ مر جاتا ہوگا چنانچہ میں نے بھی یہی سوال کیا۔ مگر مجھے بتایا گیا کہ گھوڑا مرتا نہیں ہے۔ بلکہ اس کی جگہ فوراً رگوں میں ایک کیمیاوی پانی چڑھا دیا جاتا ہے جو رگوں میں جا کر فوراً خون بن جاتا ہے اور گھوڑا بدستور صحت مند رہتا ہے۔ یہ ہے طب مغرب کا معجزہ۔

خیر اس سے یہ ثابت ہوا کہ سانپ کا زہر بھی ہماری صحت کے لئے فائدہ مند ہے۔ اور اب یہ کہنے کی گنجائش نہیں رہی کہ اس قسم کے زہریلے جانور خدا نے کیوں پیدا کئے ہیں؟

تفصیل تقسیم و ترسیل لٹریچر

از دفتر مرکزی دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت ماہ جولائی تا ستمبر سنہ ۱۹۶۰ء

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے تعاون سے نظارت ہذا کے زیر انتظام بہت سا مفید لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔ اور متواتر غیر مسلم اور غیر از جماعت متلاشیان حق کے حلقوں میں پہونچ رہا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۳۴۱۰ کی تعداد میں کتب، ٹریکٹ اور رسائل تقسیم کی گئیں جن کے ذریعہ ہزاروں بندگان خدا تک آسمانی پیغام پہنچا۔

لیکن ہندوستان کی وسعت کے پیش نظر ہماری موجودہ کوششیں ناکافی ہیں اور ابھی بہت زیادہ قربانی کی ضرورت ہے۔ بیرونی ممالک کے مقابل میں ہندوستان میں ترقی کی رفتار کو تیز ہونا چاہیئے۔ پس احباب جماعت سے گذارش ہے کہ تبلیغ نشر و اشاعت میں وسعت زیادہ سے زیادہ تعاون کا ہاتھ بڑھائیں۔ تا اس نہایت اہم کام میں کوئی عارضی روک بھی پیدا نہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔

(ناظر دعوت تبلیغ قادیان)

ترسیل لٹریچر کا گوشوارہ درج ذیل ہے:۔

گوشوارہ

نام کتاب	زبان	تعداد
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں	انگریزی	۲۷۱
اسلام میں اقتصادی و سماجی مشکلات کا حل	"	۶۷
تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک	اردو	۳۸
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں	ہندی	۱۰۰
" " "	گورمکھی	۷۱
احمدیت کیا ہے	انگریزی	۷۴
احمدیہ موومنٹ ان انڈیا	"	۱۱۳
کرشن اوتار کا پیغام	ہندی	۶۴
احمدیت کا پیغام	اردو	۸۰
جماعت احمدیہ پر علامہ نیاز فتح پوری کا تبصرہ	اردو	۸۰
محامد خاتم النبیین	"	۵۶
اسلام اور اشتراکیت	"	۵۱
تعاون کی پیشکش	"	۳۹
نشرۃ المصر	عربی اردو	۱۶۷
جماعت احمدیہ کا عملی نمونہ	"	۱۲۱
الہدیٰ	"	۳۶
تحریک احمدیت	"	۱۰۵
خاتم النبیین کے بہترین معنے	عربی اردو	۱۰۲
سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ	اردو	۸۸
تناسخ وآواگون	ہندی	۷۲
احمدی مسلمان ہیں	اردو	۷
لائف آف ٹیچنگ محمدؐ	انگریزی	۸
اسلام دی نیڈ آف دی آور	"	۱۱۳
مناظرہ مبارک	اردو	۲
خصوصیات قرآن	انگریزی	۶۷
آسمانی پیغام	اردو	۶۳
" "	انگریزی	۴۵
لائف آف محمدؐ	"	۷۰
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	"	۸۸
حکومت وقت اور جماعت احمدیہ	اردو	۵۲
پیغام صلح	"	۸۳
پیغام صلح	انگریزی	۲۳۷
آسمانی تحفہ	"	۹۸
" "	سندھی	۵۵
" "	اردو	۷۲
" "	گورمکھی	۷
دہی ہمارا کرشن	ہندی	۶۰
اسلام اور اشتراکیت	اردو	۵۱
" " "	انگریزی	۲۷
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	اردو	۱۲
ضرورت مذہب	"	۱۷
نماز مترجم	گورمکھی	۵۰
چوتھی انجیل	"	۵۶
اسلامی اصول کی فلاسفی	اردو	۲
حقیقت اسلام	"	۳۰
کشتی نوح	"	۴
درثمین	"	۲
نظام نو	"	۱
احمدیہ پاکٹ بک	"	۴
اسلامی اصول کی فلاسفی	انگریزی	۵
برگزیدہ رسول	اردو	۱
تبلیغ ہدایت	"	۱
ہفت روزہ بدر	"	۳
الفرقان	"	۲
مولانا مودودی کے بیان پر تبصرہ	اردو	۱
قادیانی مسئلہ کا جواب	"	۱
بہائی مذہب کی حقیقت	"	۱
بہائیت پر پانچ مقالے	"	۱
ترجمۃ القرآن	انگریزی	۲
عقائد و تعلیمات	اردو	۴
اسمۂ احمد حصہ اوّل	"	۱
" " دوم	"	۱
تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ انگریزی		۱
" " " پر ایک نظر	اردو	۱
سرمہ چشم آریہ	"	۱
۴۲ - مسیح ہندوستان میں	اردو	۱
نظام نو	انگریزی	۱
خلافت ثانیہ کا قیام	اردو	۲
دہی ہمارا کرشن	بنگالی	۵
زمانے کا اوتار	"	۵
بابا نانک اور تعلیم وحدانیت	"	۱
تجلیات الٰہیہ	"	۱
خطبات عیدین	"	۱
نکاح	"	۱
" حصہ دوم	"	۱
ہمارا خدا	"	۱
دعوت الامیر	"	۱
کرامات الصادقین	عربی	۱
آئینہ کمالات اسلام	اردو	۱
ترجمۃ القرآن	سواحیلی	۱
"	جرمن	۱
"	ڈچ	۱
آنحضرت صلعم کی شان	اردو	۱
دیباچہ تفسیر القرآن	اردو	۱

۲۲

تحریک چندہ درویش فنڈ

کی طرف

خاص توجہ کی ضرورت

موجودہ مالی سال کے شروع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی ارشاد دربابت اضافہ آمد کے مطابق درویش فنڈ کی تحریک کا از سر نو اجراء کر کے پیشتر ازیں ایک سے زائد مرتبہ مخلصین جماعت کو اس میں زیادہ سے زیادہ اس میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی جا چکی ہے۔ لیکن آج تک آمد وعدہ جات اور وصولی کی رفتار متوقع بجٹ آمد درویش فنڈ کے مطابق نہیں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت اس تحریک کی اہمیت اور ضرورت کے مطابق اس میں زیادہ حصہ لے کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۶۰ء میں جن دوستوں کی طرف سے درویش فنڈ میں وصولی ہوئی ہے کی اسماوار فہرست ذیل میں بغرضِ دعا شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دوستوں کو اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ اور جن دوستوں نے تا حال اس تحریک میں حصہ نہیں لیا ان کو بھی اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال قادیان)

فہرست وصولی چندہ درویش فنڈ بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۶۰ء

بابو فیروز الدین صاحب جموں -/۸/-
لطیف الرحمن صاحب کیرنگ -/۲
فیاض الدین صاحب " -/۵
سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ -/۲۰
سیٹھ محمد یوسف صاحب بانی " -/۲۰۰
میر عبد الجلیل صاحب شموگہ -/۱۰
الحاج میر کلیم اللہ صاحب " -/۴۰
عبد الرزاق صاحب " -/۱۰
ایم کریم خاں صاحب " -/۲۵
اختر حسین صاحب " -/۱۰
عبد الرؤف صاحب " -/۱۰
سید محمد جعفر صادق صاحب " -/۳۵
مرزا امیر بیگ صاحب فیض آباد -/۸/-
سیٹھ محمد یوسف احمد الہ دین صاحب
سکندر آباد -/۲
حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب " -/۵
سیٹھ محمد الہ دین صاحب ایم۔اے " -/۷
از لجنہ اماء اللہ سکندر آباد -/۱۵۲
سید عمر صاحب " -/۵
محمد احمد صاحب جمشید پور -/۱
ناظمہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ عبد الحی
صاحب یادگیر -/۱۰
محمد غوری صاحب " -/۴
بشیر احمد صاحب گلبرگہ " -/۲
محمد امام صاحب غوری " ۱/۲۵
از جماعت احمدیہ یادگیر (بلا تفصیل) -/۷
کے مریم صاحبہ منارگھاٹ -/۱
حاجی محمد شریف صاحب کویت -/۱۵۸
محمد شمس الدین صاحب کرونا گاپلی -/۱۰
ملک بشیر احمد صاحب آرڈھا -/۸/-
از جماعت احمدیہ چیدگاڈاہی ۲/۵۰

احمد خان صاحب موسیٰ بنی مائینز -/۴
واعظ محمد صاحب " -/۱۵
شیخ روشن صاحب " -/۲
عطر النساء بیگم صاحبہ کوٹیلہ -/۱
سید منظور احمد شاہ صاحب بھدرواہ ۴/۵۰
خان بہادر سید محی الدین صاحب رانچی -/۵۱
پروفیسر سید اختر احمد صاحب پٹنہ -/۴
سیٹھ رشید احمد صاحب حیدرآباد -/۵۰
سیٹھ بشیر الدین صاحب " -/۲۵
" حمید احمد صاحب " -/۱۰
اعجاز حسین صاحب " -/۱۰
محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی " ۳/۷۵
احمد اللہ بیگ صاحب " -/۱
شمس الدین صاحب " -/۴
سید غوث صاحب " -/۱
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل بلاگیر -/۵
یوسف حسین صاحب " -/۵
سید عقیل صاحب " -/۱۴
حکیم محمد الدین صاحب " -/۱
نصیر الدین صاحب " -/۲۴
اشفاق احمد صاحب " -/۱
والدہ نور الضیاء صاحب " -/۱
سید صمصام الدین صاحب " ۲/۲۷
" یعقوب الرحمن صاحب " -/۱۵
محمد لطیف صاحب کانپور -/۱
ایچ۔ ایم منڈاسگھو صاحب ہبلی -/۶
غوث میاں صاحب " -/۵
اہلیہ صاحبہ عبد الرزاق صاحب کٹک " -/۵
سیدہ ثاقت حسین صاحب اوریں ۵/۸۸
" لطافت حسین صاحب " -/۲
برکت اللہ صاحب کوڈالی -/۵

ضروری اعلان

بعض فتنہ انگیز لوگوں کی طرف سے دو کتابچے "تاریخ محمودیت" اور "مکتوبات مصری" جو انجمن انصار احمدیہ لاہور کی طرف سے مطبوعہ ظاہر کئے گئے ہیں۔ احباب جماعت کو بھجوائے جا رہے ہیں۔ یہ دونوں رسالے انتہائی طور پر زہر آلود، جھوٹے اتہامات پر مشتمل اور مخلصین جماعت کے جذبات کو مجروح کرنے والے اور معاندین سلسلہ کی فتنہ انگیز کارروائی ہے۔ لہذا جملہ احباب کو اس شر انگیز لٹریچر کے متعلق متنبہ کیا جاتا ہے۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

جن جماعتوں نے تا حال چندہ جلسہ سالانہ مرکز میں نہیں بھجوایا وہ جلد از جلد بعد وصولی مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ جلسہ سے قبل مرکز میں چندہ پہنچ جائے اور جلسہ کے انتظامات بسہولت ہو سکیں۔

ناظر بیت المال قادیان

۳۰ر نومبر کو یاد رکھیں

جو احباب اپنے نئے سال (۲۷) کے تحریک جدید کے وعدے ۳۰ر نومبر تک ادا فرما دیں گے ان کی فہرست دعا کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوائی جائے گی۔ سیکرٹریان مال تحریک جدید سے درخواست ہے کہ ۳۰ر نومبر تک جو احباب اپنے وعدے سو فیصدی ادا کر دیں ان کی فہرست فوری طور پر مرتب کر کے دفتر ہذا کو ارسال فرما دیں چاہے رقم بعد میں آ جائے۔

افسر تحریک جدید قادیان

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ نومبر میں ختم ہو رہا ہے

۲۲۱۷ مکرمی عبد الواحد صاحب آسنور کشمیر
۴۴۱۵ انچارج صاحب انجمن احمدیہ کلکتہ
۱۸۴۷ خادم حسین شاہ بن کوملی کشمیر
۱۱۱۰ بابو محمد یوسف صاحب جموں "
۱۳۲۳ عبد القیوم صاحب کلکتہ
۱۲۴۲ ماسٹر غلام محمد صاحب شوپیان کشمیر
۱۷۰۱ ایم ظفر الاسلام صاحب بمبئی
۱۷۶۱ مسٹر عبد الحمید صاحب ضیاد علی
۱۵۷۵ مرزا احمد اللہ بیگ صاحب حیدرآباد
۱۸۶۷ محمد مظاہر حسین صاحب کھوڈہ یوپی
۱۷۵۵ بشیر محمد خان صاحب بمبئی
۱۹۷۰ محمودہ خاتون صاحبہ کیرنگ اڑیسہ

۱۹۷۱ مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ ثنا صاحب منگلپور گونڈہ یوپی
۱۹۷۲ یار محمد خان صاحب کوناٹی کشمیر
۱۹۷۵ رحمت علی صاحب درگاپور بنگال
۱۹۷۲ محمد رفیق صاحب حسین پور یوپی
۱۹۷۹ احمدیہ دار الشفاء حیدرآباد
۱۹۸۳ رحمت اللہ خان دہلی
۱۹۸۵ علاؤ الدین صاحب سفور بی۔اے بوکام
۱۹۸۷ ایم نجم النساء صاحبہ کٹک (اڑیسہ)
۱۹۹۳ بی بی محبوب صاحبہ بھاگلپور (بہار)
۲۰۰۱ فاروق احمد صاحب یادگیر
۱۹۸۰ بشیر احمد صاحب بیدر "
۲۳۷ سید کمال الدین صاحب لبنہ (یوپی)
۱۲۵۸ ایچ فاروق احمد صاحب شاہ آباد
۱۳۱۹ محمد نواب غوری صاحب یادگیر
۴۰۷ سیٹھ عمر الیاس صاحب "
۲۰۸۹ محمد شمس الدین صاحب کلکتہ

عباس حسن خان صاحب پیل بھیت -/۶
ایم علی کویا صاحب کالیکٹ -/۵
نور الدین شرما پور -/۵

خبریں

نئی دہلی ۲۱ نومبر۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج لوک سبھا میں چین بھارت سرحدی جھگڑے کے سلسلہ میں سوالوں کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا کہ بھارت اپنی ہوائی حدود میں داخل ہونے والے کسی بھی غیر ملکی جہاز کو گرانے کا حق رکھتا ہے گو بلندی پر اُڑنے والے ہوائی جہازوں کو گرانا مشکل ہوتا ہے لیکن جب بھی ایسا کرنے کا موقعہ بنا تو ممکن ہے ہم ایسا ہی کریں۔ لیکن سردست ہم سرحدی جھگڑے کو سفارتی ذرائع سے حل کرنے کی کوشش میں ہیں۔ کانگریس کے سرکردہ ممبر شری رام سبھاگ سنگھ نے آپ سے پوچھا تھا کہ آیا بھارت سرکار اس جھگڑے میں ان کارروائیوں سے آگے جانے کو بھی تیار ہے جن کا ذکر وائٹ پیپر میں ملتا ہے یعنی پروٹسٹ اور احتجاجی مراسلوں سے آگے کوئی کارروائی کرنے کو تیار رہے؟ تاکہ سکم ایریا میں اپنی ہوائی حدود کے خلاف ورزی کو روکا جا سکے۔ یا وہ ان خلاف ورزیوں کو جاری رہنے دیگی۔

بالندھرا ۱۲ نومبر۔ آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ گورداسپور اور پٹھانکوٹ کے درمیان ریلوے لائن پر بم پھٹ گیا۔ بم کا دھماکہ اُس وقت ہوا جبکہ گشت کرنے والی گاڑی ۵ ان پر سے گزری۔ اس لائن میں پہلے بھی دو بم کے دھماکے ہو چکے ہیں۔ بم پھٹنے سے انجن کو تھوڑا سا نقصان پہنچا۔ اور اس کا پہیہ پٹڑی سے اُتر گیا۔ اس سے دو اشخاص زخمی ہوئے۔ پٹڑی کو بھی تھوڑا سا نقصان پہنچا۔ تاہم اُسے جلد ہی ٹھیک کر لیا گیا۔ اعلیٰ پولیس افسر موقع پر پہنچ گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۷ نومبر۔ آج لوک سبھا میں پرجا سوشلسٹ ممبر شری ہیم بروا نے ایک تحریک التوا پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ شمالی سرحد پر قائم کئے گئے نئے اضلاع پر کمیونسٹوں کی اشتعال انگیز کارروائیوں اور بھارت کے خلاف اور چین کے حق میں کئے جانے والے پروپیگنڈہ سے عدم سلامتی کی جو حالت پیدا ہو گئی ہے اس پر بحث کی جائے۔ شری ہیم بروا کی یہ اطلاع دہلی کے ایک انگریزی روزنامہ میں شائع شدہ اس اطلاع پر مبنی تھا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ کمیونسٹوں نے نئے قائم شدہ سرحدی اضلاع میں اپنا پروپیگنڈہ تیز کر دیا۔ پروپیگنڈہ تقریروں، چھپے ہوئے لٹریچر اور خفیہ میٹنگوں میں بھارتی علاقوں پر چین کے دعوے کو جائز ثابت کرنے کے لئے کیا جاتا ہے تحریک التوا پر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے اعتراف کیا کہ شمالی سرحدی علاقہ میں بھارت چین سرحدی جھگڑے میں چین کے حق میں پروپیگنڈا جاری ہے تاہم اب یہ مدھم ہے۔

نئی دہلی ۱۲ نومبر۔ آج لوک سبھا میں وزیر دفاع شری کرشنا مینن نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ آئندہ سال جنوری سے لوک سہایک سینا کی از سر نو تنظیم کی جائے گی۔ جس کے ماتحت ہر سال سرحدی علاقوں کے ساڑھے ۱۶ ہزار والنٹیروں اور دوسرے علاقوں کے لئے ۴۸ ہزار والنٹیروں کو ٹریننگ دی جائے گی۔ نئی سکیم جاری کرنے اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ سرحدی تربیتی سکیموں کی تعداد ۱۱ ہو گئی۔ اور سکیم تین یونٹوں پر تقسیم کر دی جائے گی اور ہر یونٹ تربیت حاصل کرنے والے ۱۷۰ نوجوانوں کا کیمپ لگائے گی۔ یہ اقدام پہاڑی اور کم آبادی والے علاقوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

چنڈی گڑھ ۱۴ نومبر۔ آج پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں پنچایت سمیتیوں اور ضلع پریشدوں سے متعلقہ بل پر نامکمل بحث ہوئی۔ اس بل کا مقصد ڈسٹرکٹ بورڈوں کو ختم کر کے بلاک اور تحصیل کی سطح پر پنچایت سمتیاں اور ضلع کی سطح پر ضلع پریشدیں قائم کرنا ہے اسمبلی پہلے ہی یہ بل پاس کر چکی ہے وزیر پنچایت سردار گورنام سنگھ نے بل پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس قانون پر گذشتہ گرمیوں سے عمل کرنے کی تجویز ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ملازموں کو ضلع پریشدوں اور پنچایت پریشدوں کے دفاتر میں جذب کیا جائے گا۔

ٹوکیو ۱۱ نومبر۔ جاپان کے چناؤ میں وزیر اعظم اکیدا کی لبرل ڈیموکریٹک پارٹی پھر سے برسر اقتدار آ گئی ہے اس نے ڈائٹ کے ۴۶۷ ہاؤس میں ۲۹۷ سیٹیں جیت لی تھیں۔ اس طرح اُسے غالب اکثریت حاصل ہو چکی تھی۔ اور ابھی ۲۹ نشستوں کا نتیجہ باقی تھا۔ سوشلسٹ پارٹی کو ۱۴۴ اور سوشلسٹ پارٹی سے الگ ہونے والی جمہوری سوشلسٹ پارٹی کو ۱۶ نشستیں ملی ہیں۔ کمیونسٹوں کا مکمل صفایا ہو گیا ہے انہیں صرف ۳ سیٹیں ملی ہیں۔

مدراس ۱۲ نومبر۔ کل مدراس اور اس کے نواحی علاقہ میں زور دار طوفان آیا جس کی رفتار چالیس سے ساٹھ میل فی گھنٹہ تھی۔ ایک موقعہ پر اس کی رفتار ۹۰ میل فی گھنٹہ ہو گئی۔ مگر یہ وقفہ صرف دو منٹ رہا۔ اس کے ساتھ ہی زور دار بارش ہوئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس طوفان باد و باران میں کم از کم تین اشخاص ہلاک ہو گئے۔ دو اشخاص بجلی کا جھٹکا لگنے سے مرے۔ علاقہ کے دو نو دریا ادیار اور کوم کے علاوہ بکنگھم نہر میں بھی پانی کناروں تک پہنچ گیا ہے۔ تمام جھیلیں بھی پُر ہو گئی ہیں اور ان پر کڑی نگاہ رکھی جا رہی ہے۔ شہر کے کئی نشیبی حصے زیر آب ہو گئے۔ بعض سڑکوں پر گھٹنے گھٹنے تک پانی بھر رہا تھا۔ کئی حصوں میں ٹیلیفون اور تار کے سلسلے منقطع ہو گئے۔ کئی مکانوں کی دیواریں اور بہت سے درخت گرے جن کی وجہ سے بجلی کی سپلائی میں بھی رکاوٹ پڑ گئی۔ ۱۱ نومبر کو شہر میں جو طوفان باد و باراں آیا جس کی وجہ سے گھر ہونے والے افراد ابھی تک سکولوں میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ بعض لوگوں نے سلیٹ فورڈ گیٹ فارموں پر پناہ لے رکھی ہے سیلاب زدگان کو ریلیف پہنچانے کے لئے مدراس کی نیٹریشن گجراتی منڈل اور کئی دوسری سنستھائیں سرگرم ہو گئی ہیں۔

ڈھاکہ ۱۷ نومبر۔ پاکستان کے صدر ایوب خاں نے مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ علاقوں کا معائنہ کرنے کے بعد کہا کہ طوفان سے بہت سی جانی اور مالی نقصان ہوا ہے بیشمار مویشی ہلاک ہو گئے ہیں۔

نئے سال کے وعدے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے سال کا اعلان فرما چکے ہیں اور تمام جماعتوں کو اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔ لیکن ابھی تک بہت کم جماعتوں کی طرف سے وعدوں کی فہرستیں آئی ہیں۔ اس لئے جن جماعتوں کی طرف سے ابھی وعدوں کی فہرستیں نہیں آئیں۔ ان کے عہدے داروں سے درخواست ہے۔ کہ وہ جلد وعدے سے کر ارسال فرمائیں تاکہ وعدہ جات کی اطلاع حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوائی جا سکے۔

افسر تحریک جدید قادیان